Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़

روزنامہ عوامی نیوز

کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-12 ● 26 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Monday, 26th January, 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● کلکتہ ● سوموار، ۲۶ رجنوری ۲۰۲۶ء ● بمطابق ۶ رشعبان المعظم ۱۴۴۷ھ

ای سی آئی اور بی جے پی پر ممتا بنرجی کی کڑی تنقید

لوگوں کے حق رائے دہی کے تحفظ کے بجائے نئے بہانے

25 رجنوری: 25 جنوری قومی ووٹرز کا دن ہے۔ ووٹرز کا یہ دن ایک ایسے وقت میں منایا جا رہا ہے جب عوام کے حق رائے دہی کو کافی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے۔ وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے اپنے ایکس ہینڈل پر ایک لمبی پوسٹ کی، SIR ماحول میں اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ اس میں انہوں نے الیکشن کمیشن اور مرکز میں برسراقتدار بی جے پی حکومت کو 'کنفیوژن' کے لیے آڑے ہاتھوں لیا۔

'منطقی تضاد' نامی سنگین لفظ کا استعمال کرکے سماعت لائن پر بلا کر لوگوں کو ہراساں کرنے کے الزامات پر پورا بنگال بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ اس صورتحال میں دیکھا گیا ہے کہ بی جے پی اتوار کے آس پاس قومی ووٹرز ڈے منا رہی ہے۔ ایکس ہینڈل پوسٹ میں، ممتا نے لکھا، 'ہز ماسٹرز وائس کے طور پر، کمیشن فی الحال لوگوں کو ان کے ووٹنگ کے حق پر ڈاکہ ڈالنے میں مصروف ہے، اور ان کا تکبر قومی ووٹرز ڈے منانا ہے- میں اس سے حیران، حیران اور پریشان ہوں۔'

الیکشن کمیشن کو ممتا کا واضح پیغام، 'میں الیکشن کمیشن سے کہتی ہوں: آپ نے لوگوں کو بے مثال اذیت کا سامنا کیا، آپ کے تشدد سے اب تک 130 سے ؟؟ زیادہ لوگ مر چکے ہیں۔ کیا آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ 85، 90، 95 سال کے لوگوں کو طلب کرکے اور جسمانی طور پر معذور افراد کو اپنے سامنے پیش ہونے پر مجبور کرکے جو کچھ کر رہے ہیں؟ اس غیر قانونی دباؤ اور جبر کی وجہ سے خودکشیوں اور اموات کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور آپ یہ کام اپنے سیاسی آقاؤں کے حکم پر کر رہے ہیں۔ آپ نے اسے شہریوں کے لیے ایک NRC عمل بنا دیا ہے اور یہ اقلیتی برادریوں اور درج فہرست ذاتوں اور قبائل کے لیے تکلیف کا خاص سبب بن گیا ہے۔''

دراصل، ایس آئی آر کی سماعت کے درمیان، کمیشن کے خلاف طریقہ کار کی غلطیوں کے کئی الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر، بہت سے لوگ گنتی کے فارم میں معمولی غلطی پر براہ راست سماعت کے مرکز میں طلب کیے جانے کے نوٹس پر ناراض ہیں۔ یہاں تک کہ معاشرے کے ممتاز لوگ بھی اس نوٹس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا ہے ستم ظریفی بڑھ رہی ہے۔ اسی ماحول میں بی جے پی لیڈر آج قومی ووٹر ڈے منا رہے ہیں۔ اور وزیر اعلیٰ نے اس پر حیرت کا اظہار کیا۔ غصے کے ساتھ ایکس ہینڈل پر ان کی پوسٹ- 'آپ کو آج ووٹرز ڈے منانے کا کوئی حق نہیں ہے۔'

رافیل سودے کے بعد اب ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان ایک بڑے معاہدے پر ہوں گے دستخط

25 رجنوری: فرانس کے ساتھ رافیل لڑاکا طیاروں کے سودے کے لیے منظوری کے بعد، ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) اب ایک انتہائی اہم سیکورٹی اور دفاعی شراکت داری کے معاہدے پر دستخط کرنے والے ہیں۔ یہ معاہدہ ایک ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب گرین لینڈ پر امریکی صدر کی مشکوک نگاہوں نے یورپ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ یورپی یونین کے اعلیٰ نمائندے برائے خارجہ اور سلامتی امور کاجا کالس نے اس معاہدے کے بارے میں معلومات کا اشتراک کیا۔ یورپی یونین کی پارلیمنٹ سے اپنے خطاب میں کالس نے کہا کہ ہندوستان بھی اس معاہدے کے لیے تیار ہے۔ کالس، ایسٹونیا کے سابق وزیر اعظم، یورپی کمیشن کے نائب صدر کے طور پر بھی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ کالس نے یورپی یونین کی پارلیمنٹ کو آگاہ کیا کہ وہ ہندوستان کے ساتھ اس معاہدے پر دستخط کرنے کے لیے ذاتی طور پر نئی دہلی جا رہی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان ہونے والے معاہدوں میں بنیادی طور پر میری ٹائم، سائبر اور انسداد دہشت گردی پر توجہ دی جائے گی۔ اس سال، یورپی یونین کے صدر انتونیو کوسٹا اور کمشنر ارسولا وان ڈیر لیین یوم جمہوریہ کی پریڈ (26 جنوری، 2026) کے مہمان خصوصی ہوں گے۔ یورپی یونین کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ان کے ساتھ دہلی جا رہا ہے۔

یوم جمہوریہ
یوم تعطیل

26 رجنوری کو یوم جمہوریہ کی وجہ سے منگل کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ اگلا شمارہ بدھ کو شائع ہوگا۔ (ادارہ)

ہمایوں کبیر کے زیراہتمام، باستراک مغربی بنگال اردو اکاڈمی یک روزی قومی سیمینار بعنوان ''بر صغیر ہند پر تصوف کے اثرات'' کا ادارہ کے مولانا آزاد ہال میں انعقاد کیا گیا۔ سیمینار کا افتتاح راجیہ سبھا ممبر محمد ندیم الحق نے کیا۔ سیمینار دو سیشن پر مشتمل تھا۔ سیمینار میں حاضرین کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی۔

نندی گرام میں ترنمول کی جیت، حکمراں پارٹی نے رانی چک کوآپریٹیو سوسائٹی پر قبضہ کرلیا، بی جے پی کا صفایا

نندی گرام: 25 جنوری (عوامی نیوز سروس) ایک بار پھر، نندی گرام میں کوآپریٹیو انتخابات میں ترنمول نے بڑی جیت حاصل کی۔ آج بروز اتوار نندی گرام بلاک نمبر 2 کی رانی چک کوآپریٹیو سوسائٹی کا الیکشن تھا۔ کل 45 سیٹوں پر انتخابات ہوئے۔ جس میں سے 27 سیٹوں پر حکمران جماعت ترنمول کے امیدواروں نے بڑی کامیابی حاصل کی۔ بی جے پی کو صرف 18 سیٹیں ملیں۔ اور جیسے ہی اس جیت کی تصدیق ہوئی، مقامی ترنمول لیڈران اور کارکنان سبز کھیل میں اتر گئے۔ بنگال اسمبلی کے انتخابات آگے ہیں۔ اس سے پہلے، نندی گرام کی رانی چک کوآپریٹیو سوسائٹی کا انتخاب، جسے اپوزیشن لیڈر شبھیندو ادھیکاری نے جیتا تھا، خیال کیا جاتا ہے کہ ترنمول لیڈروں اور کارکنوں کو اضافی آکسیجن ملے گی۔ رانی چک کوآپریٹیو سوسائٹی کے انتخابی ہال میں سنیچر کی رات سے ہی نندیگرام گرم ہے۔ ترنمول-بی جے پی کی جھڑپ کی وجہ سے علاقہ کشیدہ ہوگیا ہے۔ مبینہ طور پر بی جے پی کارکنوں اور حامیوں نے دیر رات ترنمول حمایت یافتہ امیدواروں کے گھروں پر حملہ کیا۔ ترنمول نے بھی جوابی کارروائی کی۔ انہوں نے لاٹھیوں اور بانسوں سے حملہ کیا اور جوابی حملہ کیا۔ بم دھماکوں کے الزامات بھی تھے۔ بارہ افراد زخمی ہوئے۔ ان میں سے پانچ شدید زخمی ہیں۔ ایک کی حالت نازک ہونے کی وجہ سے اسے نندی گرام اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ باقی چار کو ابتدائی علاج کے بعد چھٹی دے دی گئی۔ اس دوران ووٹنگ کا عمل صبح سے شروع ہوا۔ بدامنی سے بچنے کے لیے صبح سے ہی پورے علاقے کو سخت حفاظتی حصار میں لے لیا گیا تھا۔ بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات تھے۔ حالانکہ ترنمول پہلے ہی رانی چک سمابے سمیتی کی 45 میں سے پانچ سیٹیں بلا مقابلہ جیت چکی ہے۔ بی جے پی نے 40 سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے تھے۔ اسی دوران رانی چک سمابے سمیتی الیکشن کے نتائج آنے لگے۔ انتخابی عمل کے اختتام پر دیکھا گیا کہ ترنمول کانگریس نے 27 سیٹیں جیتی ہیں اور بی جے پی کو صرف 18 سیٹیں ملی ہیں۔ جیت کی تصدیق ہوتے ہی ترنمول کارکنان خوشی سے پھول گئے۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ گزشتہ اتوار کو نندی گرام 2 بلاک کے احمد آباد کوآپریٹو ایگریکلچرل ڈیولپمنٹ سوسائٹی لمیٹڈ میں الیکشن ہوا تھا۔ اور اس انتخاب میں، ترنمول کے حمایت یافتہ امیدواروں نے 12-0 کے فرق سے مکمل فتح حاصل کی۔ بی جے پی اپنا کھاتہ کھولنے میں ناکام رہی۔ صرف نندی گرام میں ہی نہیں، بھگوان پور 1 بلاک کے کجلا گڑھ گرام پنچایت کی کجلا گڑھ بیر تلنا مکھتگنی پرائمری ملٹی پرپز مہیلا سنگھا کوآپریٹیو سوسائٹی کی انتظامی کمیٹی کے لیے بھی انتخاب ہوا۔ کل 21 نشستوں پر انتخابات ہوئے۔ وہیں ترنمول کانگریس نے 15 سیٹیں بلا مقابلہ اور 4 سیٹیں بڑے فرق سے جیتی ہیں۔

☆☆☆

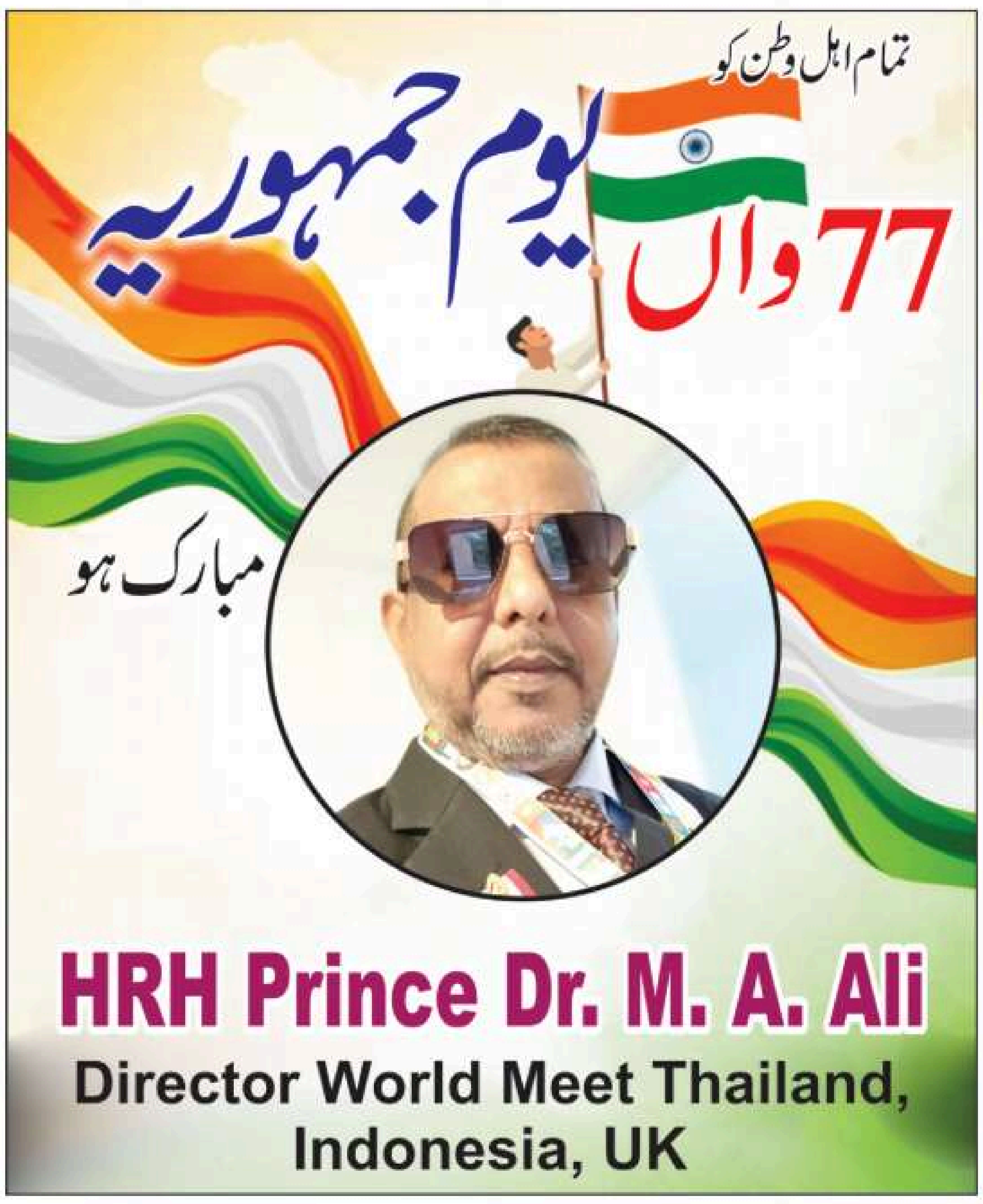

"اسٹار کلیکشن"
77 TH HAPPY REPUBLIC DAY

حاجی عظیم اللہ اینڈ سنس کے جانب سے برادران وطن کو یوم جمہوریہ کی دلی مبارکباد۔ رشرا کا مشہور و نایاب کپڑوں کے کلیکشن کا مرکز **"اسٹار کلیکشن"** یہاں ہر ہفتے بروز اتوار سیل بھی لگتا ہے جہاں خریداروں کی بڑی تعداد دیکھی جاتی ہے۔ یہاں فینسی، کاٹن سوٹس، ریڈی میڈ کپڑے بھی دستیاب ہیں۔

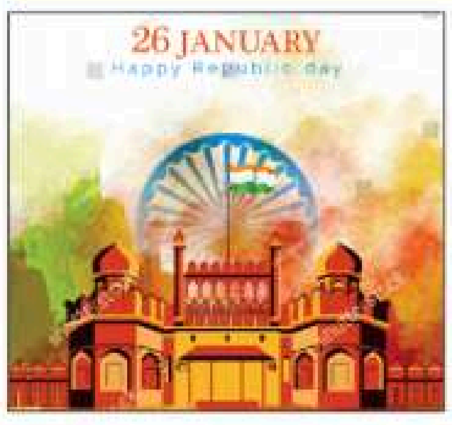

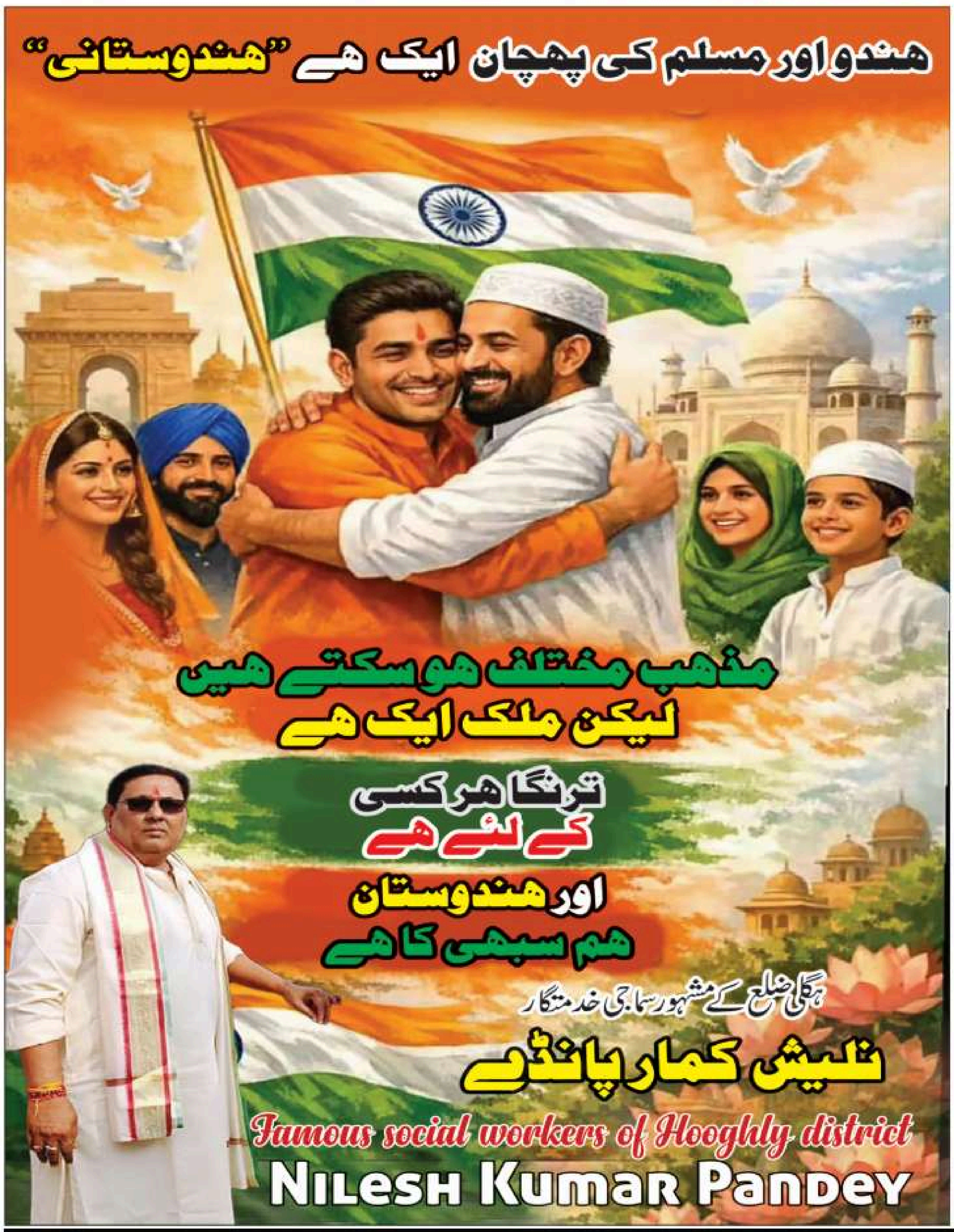

کولکاتا پولس کی ہاف میراتھن کا انعقاد، شرکاء کی شرکت

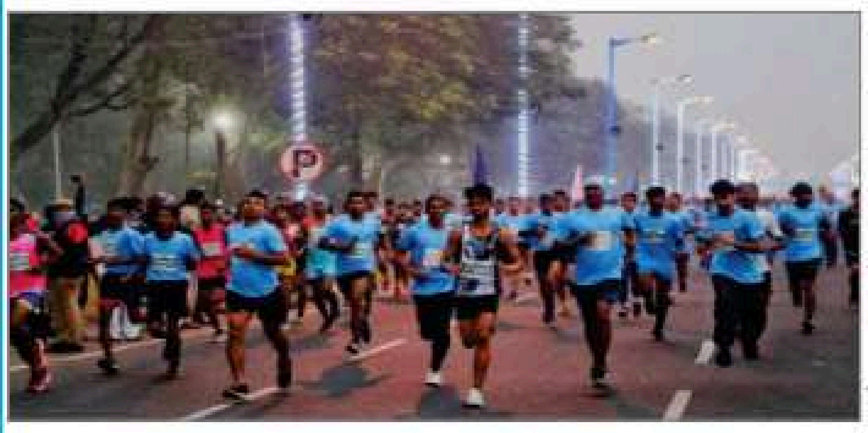

کولکاتا، 25/جنوری: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا پولس نے اتوار کو سیف ڈرائیو سیو لائف ہاف میراتھن 2026 کا انعقاد کیا۔ یہ اس میراتھن کا چھٹا ایڈیشن ہے۔ کولکاتا پولس کے چھٹے ایڈیشن سیف ڈرائیو سیو لائف ہاف میراتھن 2026 کا اتوار کی صبح ریڈ روڈ پر آغاز ہوا، جس میں 21 کلومیٹر اور 10 کلومیٹر کی دوڑیں کولکاتا کے پولیس کمشنر منوج کمار ورما، ایڈیشنل پولس کمشنر ڈاکٹر پرنب کمار اور ایڈیشنل پولس کمشنر سنتوش پانڈے نے شروع کیں۔ اس ہاف میراتھن میں بے شمار شرکاء بڑے جوش وخروش کے ساتھ شامل ہوئے۔ ایڈیشنل پولس کمشنر سنتوش پانڈے نے کہا کہ سیف ڈرائیو سیو لائف ہاف میراتھن کولکاتا پولس کے زیر اہتمام ٹریفک سیفٹی ویک کا آغاز ہے۔ دوڑ کا انعقاد فاصلے کے حساب سے کیا گیا ہے۔ لوگوں کی شرکت کافی اچھی ہے۔ ہر طبقے کے لوگ اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہمارا بنیادی پیغام روڈ سیفٹی ہے۔ صرف پولس انتظامیہ کی شراکت سے یہ کام ہم سب کا نہیں ہے۔ دوسری طرف کولکاتا پولس کی سیف ڈرائیو سیو لائف ہاف میراتھن 2026 کی 5 کلومیٹر دوڑ کو میئر فرہاد حکیم، وزیر ٹرانسپورٹ اسنیہاشیس چکرورتی اور دیگر معززین نے جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ وزیر فرہاد حکیم نے کہا کہ ہم سیف ڈرائیو، سیو لائف پہل کے لیے کولکاتا پولس کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اب کولکاتا میں سڑک حادثات کی تعداد سب سے کم ہے۔ این سی آر بی کی رپورٹ کے مطابق کولکاتا ہندستان کا سب سے محفوظ شہر ہے اور اس کا سہرا کولکاتا پولس کو جاتا ہے۔ اداکارہ ممی چکرورتی نے کہا کہ اتنی روشنی، اتنا پیار اور اس غیر معمولی اقدام کا حصہ بننا، جو کہ محفوظ طریقے سے گاڑی چلانا اور جانیں بچانا ہے، کولکاتا پولس کی ایک پہل ہے۔

ششی پانجہ کا ایس آئی آر کی سماعت کے بعد ہراسانی کا الزام

کولکاتا، 25/جنوری: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کی وزیر صنعت سشی پانجہ، جو ممتا بنرجی کی کابینہ میں خواتین اور بچوں کی بہبود کا قلمدان بھی رکھتی ہیں، نے اتوار کے روز الزام لگایا کہ ریاست میں انتخابی فہرستوں کی جاری اسپیشل انٹینسیو نظرثانی (SIR) کی سماعت کے دوران انہیں ہراساں کیا گیا۔ غور طلب ہے کہ ششی پانجہ معروف سابق مرکزی وزیر اور آنجہانی رہنما اجیت کمار پانجہ کی دختر بھی ہیں۔ واضح ہو کہ سشی کو الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے آج شمالی کولکاتا میں کیشب اکیڈمی کے ایس آئی آر سماعت کے مرکز میں حاضر ہونے کے لیے نوٹس بھیجا تھا، کیونکہ انہوں نے مبینہ طور پر ایس آئی آر کا فارم نہیں بھرا تھا اور کمیشن کے رہنما خطوط کے مطابق مناسب تفصیلات فراہم نہیں کی تھیں۔ سماعت مرکز سے باہر آنے کے بعد انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم چار رکنی خاندان ہیں، میرا شوہر، دو بیٹیاں اور میں، لیکن کمیشن نے صرف مجھے سماعت کے لیے بلایا، کمیشن کی جانب سے پیش کیے گئے نوٹس میں دعویٰ کیا گیا کہ میں نے اپنے رشتہ داروں کی تفصیلات دیتے ہوئے فارم درست طریقے سے نہیں بھرا۔ انہوں نے یہ شک بھی ظاہر کیا ہے کہ آیا میں قانونی ووٹر ہوں، اسی لیے مجھے سماعت کے عمل کا سامنا کرنے کو کہا گیا ہے۔ ریاستی وزیر نے مزید کہا کہ میرا نام 2002 کی ووٹر لسٹ میں شامل تھا، SIR، اور اس کے باوجود، انہوں نے مجھے نوٹس بھیجا، میں نے سماعت میں اپنا آدھار کارڈ بطور دستاویز انہیں دکھایا، لیکن وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ آیا SIR مشق کے لیے درکار 11 میں سے میرے پاس کوئی اور دستاویزات ہیں یا نہیں۔ یہ سراسر ہراسانی ہے۔ خیال رہے کہ ممتا کا دعویٰ ہے کہ بنگال میں روزانہ تین سے چار خودکشیاں SIR کی پریشانی کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جس سے ہلاکتوں کی کل تعداد 110 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ایس آئی آر فارم کی ایک کاپی دکھاتے ہوئے ششی پانجہ نے الزام لگایا کہ نوٹس میں کمیشن نے مجھ سے سماعت سے پہلے دستاویزات کی تصدیق شدہ کاپیاں پیش کرنے کو کہا ہے۔ میں نے انہیں تصدیق شدہ کاپیاں دکھائیں۔ لیکن انہوں نے مجھ سے 11 مزید دستاویزات دکھانے کے لیے کیوں کہا، جو پہلے سے ہی ناموں اور پتوں کے صحیح ہجے کے ساتھ حقیقی ہیں؟ مجھے امید ہے کہ چیف الیکٹورل آفیسر (CEO) معاملے کو دیکھیں گے۔

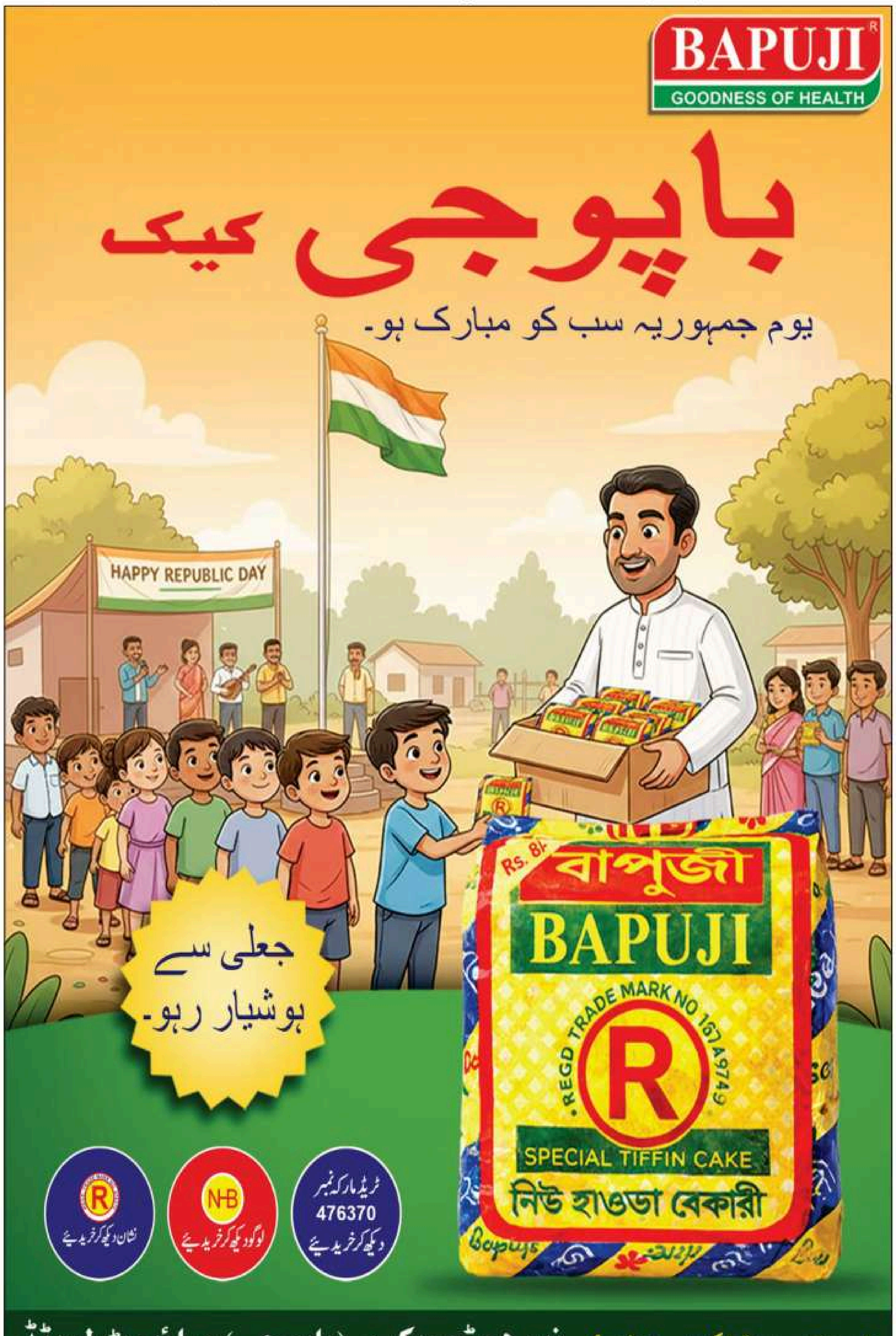

HAPPY REPUBLIC DAY

A Fine Nursing Home
At Matiabruj
PAHARPUR NURSING HOME

Specialist in:
(1) Gall Blader
(2) Stone Surgery
(3) Apendies Surgery
(4) Uterous Surgery

گارڈن ریچ مٹیابرج کا واحد سرجیکل نرسنگ ہوم ہے جہاں ہر طبقے کے لوگ فیض یاب ہوتے ہیں اور یہاں کے علاج سے لوگ مطمئن ہیں۔

یہاں سبھی علاج Laparoscopic & GENERAL SURGERY CLINIC کے ذریعہ کیا جاتا ہے

A Pioneer Nursing Home In Matiabruj
پہاڑ پور نرسنگ ہوم
PAHARPUR NURSING HOME
Laparoscopic & General Surgery Clinic
H-68, Paharpur Road, Garden Reach, Kolkata -700 024
Clinic Information : Phone No. : 9831450956, 033-24696477

HAPPY REPUBLIC DAY
آپ سبھوں کو تہہ دل سے یوم جمہوریہ مبارک
MeZban
Restaurant & Caterer
میزبان ریسٹورنٹ اینڈ کیٹرر
کی دوسری شاخ
اب
65B شیکسپیئر سرانی 7 پوائنٹ، پارک سرکس، کولکاتا- 17 میں
آپ کی خدمت میں حاضر ہے
پیش خدمت ہے
انڈین، مغلائی اور چائنیز کے لذیذ کھانے

مٹن بریانی	مٹن چانپ	مٹن قورمہ	مٹن رزالہ
چکن بریانی	چکن چانپ	چکن بھرتہ	چکن دو پیازہ
چکن تندوری	چکن تکہ	چکن ریشمی کباب	اور بٹر نان کے علاوہ
زعفرانی فرنی	گاجر حلوہ،	گلاب جامن	شاہی ٹکڑا وغیرہ

MeZban
Restaurant & Caterer
65B, Shakespare Sarani, Near 7 Point, Park Circus, Kolkata - 700017
6, Ripon Street, Kolkata-700016
033 4520 3099 / 81000 87846 / 89614 87690
FOLLOW US :

آپ سبھوں کو تہہ دل سے
یوم جمہوریہ مبارک
البراق ٹورس اینڈ ٹراویلس
AL-BOURAQUE TOURS & TRAVELS
ہندوسعودی عرب حکومتوں سے منظور شدہ
حج پیکج زیارت پیکج عمرہ پیکج
Reg No.- WB03655425
تجربہ کار گائیڈ کے ذریعہ زیارت کروایا جائے گا اور زم زم بھی دیا جائے گا
خصوصی- جو 2025 سال کے پرائیوٹ حج میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ ہمارے ساتھ رابطہ کریں
حج وعمرہ کے معاملے میں کولکاتا کا مقام دوسرا ہے
ٹور آپریٹر حج آفر پیکیج
ایکونومکس کلاس اور بزنس کلاس
(رابطہ جلد کریں آفر محدود وقت کے لئے ہے)
شفٹنگ پیکیج بیت اللہ کے بالکل ہی قریب
Ph:- 033 22817700
Mob:- 9051428825 (S. Ali)
Mob:- 9681640472 (M. Hossain)
Email:albouraque@gmail.com

تمام اہل وطن کو
26th JANUARY REPUBLIC DAY
یوم جمہوریہ کی مبارکباد
ARHAM AROMATIC
منجانب
محمد شفیق عالم

نیو غریب نماز پرفیومری
سرمہ، عطر، ٹوپی
جانماز اور تسبیح کا مرکز
NEW GHARIB NAWAZ PERFUMERY
ARHAM MACCA PERFUMERY
92, Rabindra Sarani, Kol-73
Opp: Musafir Khana, (Gauhar Building)
Ph: 033 2235 1246 / 033 4029 3399 Mob: 9007322889

جمہوریت کیا ہے؟

عبدالعزیز

افلاطون نے کہا ہے کہ سیاست کے مسئلے کا حل یہ ہے کہ یا تو فلسفی کو حکمران بنادو، یا حکمران کو فلسفی بنادو۔ مغربی فکر میں افلاطون کی یہ اہمیت ہے کہ وائٹ ہیڈ نے کہا ہے کہ سارا مغربی فلسفہ افلاطون کی فکر پر ایک حاشیے یا Foot Note کی حیثیت رکھتا ہے۔ بعض لوگ اس رائے کو مبالغہ آمیز کہتے ہیں۔ بالفرض اگر یہ رائے مبالغہ آمیز بھی ہے تو اس سے مغربی فکر میں افلاطون کی مرکزیت ظاہر ہے۔ مغربی فکر میں اتنی مرکزیت کی حامل شخصیت نے ریاست اور سیاست کو چلانے کا طریقہ یہ بتایا ہے کہ علم کی بالادستی کے بغیر ریاست و سیاست کو کامیابی کے ساتھ نہیں چلایا جاسکتا۔ افلاطون سقراط کا شاگرد تھا اور سقراط کا صوفی ہونا تقریباً طے نظر آتا ہے۔ افلاطون نے بھی فلسفے کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ فلسفہ دانش کی محبت ہے۔ لیکن سقراط اور افلاطون کے یہاں دانش کی محبت سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سقراط اور افلاطون وحی اور الہام کی روایت کو حقیقی دانش سمجھتے تھے، اور اسی روایت کی تشریح اُن کے نزدیک فلسفہ کہلانے کی مستحق تھی۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ افلاطون کے نزدیک ایک حکمران کا تصور یہ تھا کہ اسے ''لازماً'' وحی والہام کی روایت کا پابند ہونا چاہیے۔ افلاطون کے لیے ریاست اتنی اہم تھی کہ اس نے شاعروں کی ایک خاص قسم کو اپنی مثالی ریاست میں جگہ دینے سے صاف انکار کردیا تھا۔ افلاطون کا کہنا تھا کہ شاعر جذبات کو برانگیختہ کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو افلاطون اپنی مثالی ریاست میں مغربی جمہوریت کے علم برداروں کو پیدا ہونے کی اجازت بھی نہیں دیتا، اس لیے کہ ان کا وحی و الہام کی روایت سے نہ صرف یہ کہ تعلق نہیں بلکہ وہ وحی والہام کی روایت کے بدترین مخالف ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو افلاطون خواص نہیں بلکہ ''خواص الخواص'' کی حکمت کا قائل تھا۔

جب راون رام کی بیوی سیتا کو اغوا کر کے سری لنکا لے گیا تو رام نے لکشمن سے کہا کہ اپنی بھابھی کو تلاش کرو، میں ایک سمت میں جاتا ہوں اور تم دوسری سمت میں جاؤ۔ لکشمن نے کہا: پتا نہیں بھابھی دیکھنے میں کیسی لگتی ہیں، یعنی ان کی شکل وصورت کیسی ہے، کیوں کہ میں نے آج تک اُن کے پیروں کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا۔ رام کو بالآخر معلوم ہوگیا کہ ان کی بیوی کو راون نے اغوا کیا ہے۔ رام نے سیتا کی بازیابی کے لیے راون سے جنگ کی اور اسے شکست سے دوچار کیا، لیکن خود لنکا پر اپنا تسلط قائم کرنا پسند نہ کیا بلکہ راون کے چھوٹے بھائی کو جو فریقین کی معرکہ آرائی سے قبل رام کے ساتھ آکر مل گیا تھا، لنکا کا بادشاہ بنادیا۔ رام اپنے والد کے وعدے کے مطابق چودہ سال تک جنگل میں رہنے کے بعد ملک لوٹے اور اقتدار سنبھالا۔ رام کا دور امن و انصاف اور خوش حالی کا دور تھا اور ہندوؤں کی تاریخ میں اس سے اچھے دور کا تصور موجود نہیں۔

حدیث شریف کے مفہوم کے مطابق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرا زمانہ رہے گا جب تک اللہ تعالی چاہے گا۔ میرے زمانے کے بعد خلافتِ راشدہ ہوگی اور اس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ کو منظور ہوگا۔ خلافت کے بعد ملوکیت ہوگی اور اُس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ تعالی پسند فرمائیں گے۔ ملوکیت کے بعد کاٹ کھانے والی آمریت ہوگی اور اس کا زمانہ رہے گا جب تک اللہ کی مرضی ہوگی، لیکن اس کے بعد ایک بار پھر زمانہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کی جانب لوٹے گا۔''

اس حدیث شریف سے ہمیں کئی اہم باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ کہ اسلام کا تصورِ تاریخ دائروی یا Cyclic ہے، یعنی اسلام کے مطابق مسلمانوں کی تاریخ دائرے کی صورت میں سفر کررہی ہے، چنانچہ اس سفر میں وہ ایک بار پھر 'خلافت علیٰ منہاج النبوۃ' کے تجربے کی بازیافت کے عمل سے گزرے گی۔ اس کے برعکس جدید مغرب کا تصورِ تاریخ یہ ہے کہ تاریخ خطِ مستقیم میں مسلسل آگے کی طرف سفر کررہی ہے اور وہ کبھی ماضی کے کسی تجربے کی بازیافت نہیں کرے گی۔ مثلاً مغرب کے ممتاز دانش ور جیمز فریزر نے اپنی مشہورِ زمانہ تصنیف ''گولڈن باؤ'' (The Golden Bough) میں جس کا اردو میں ''شاخِ زرّیں'' کے عنوان سے ترجمہ ہوچکا ہے' انسانی فکر کی تاریخ کو یکے بعد دیگرے آنے والے چار ادوار میں تقسیم کیا ہے۔ فریزر کے مطابق انسان کی کم سنی کا زمانہ جادو کا عہد ہے۔ انسان نے مزید ترقی کی، مذہب کا عہد شروع ہوا، یہ گویا انسان کی نوجوانی کا عہد ہے۔ انسانی فکر نے مزید ترقی کی تو انسان نے مذہب کے ''مافوق الفطرت'' مزاج سے جان چھڑائی اور عقل کی بنیاد پر مرتب دور کا آغاز کیا۔ انسانیت کا یہ دور فلسفے کا دور کہلایا۔ یہ انسان کی جوانی کا دور ہے۔ انسانی فکر مزید پختہ ہوئی تو اس نے سائنسی طرزِ فکر کی بنیاد رکھی۔ اور یہ زمانہ انسان کی پختگی کا زمانہ ہے۔ تاریخ کے اس تصور کے مطابق اہلِ مغرب جمہوریت کو ایک ترقی یافتہ سیاسی نظام سمجھتے ہیں۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلام اور مغرب کے تصورِ تاریخ میں زمین آسمان کا فرق ہے، اور اسلامی تصورِ تاریخ کی رو سے جمہوریت کا دور کاٹ کھانے والی آمریت کا دور ہے اور یہ دور انسانی، بالخصوص مسلم تاریخ کی رو سے سیاسی زوال کی علامت ہے لیکن مذکورہ حدیثِ مبارکہ میں بیان ہونے والے چار ادوار کی روحانی اور علمی معنویت کیا ہے؟

مسلمانوں کی عصری تاریخ میں اقبال جمہوریت پر گفتگو کرنے والی سب سے اہم شخصیت ہیں۔ اگرچہ اقبال کی اردو کلیات میں جمہوریت پر نو دس شعر ہی موجود ہیں، مگر ان نو دس شعروں میں بھی اقبال نے جمہوریت کی مبادیات کو سمیٹ لیا ہے۔ اقبال نے اپنے شعروں میں جمہوریت پر چار بڑے اعتراضات کیے ہیں۔ ان کا پہلا اعتراض مغربی دانش اسٹینڈل کے حوالے سے یہ ہے:

جمہوریت وہ طرزِ حکومت ہے کہ جس میں...... بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

اقبال کے اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ جمہوریت ایک معیاری یا Qualitative نظام نہیں ہے، بلکہ ایک مقداری یا Quantitative نظام ہے۔ اس طرح گویا جمہوریت نے پوری انسانی تاریخ کی نفی کردی ہے۔ انسان کی پوری فکری تاریخ معیاری نظام بندی کی تاریخ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زندگی کی معنویت، اس کا حسن و جمال، اس کی پائیداری، اس کی افادیت معیار سے ہے، مقدار سے نہیں۔ چنانچہ جمہوریت نے گاڑی کے آگے گھوڑا باندھنے کے بجائے گھوڑے کے آگے گاڑی باندھ دی ہے۔ جمہوریت کے مقداری پہلو کے اطلاق سے امام غزالی اور ایک جاہل برابر ہو جاتا ہے۔ جمہوریت کا مزید غضب یہ ہے کہ وہ کم تر سے ''برتر'' کا انتخاب کراتی ہے، حالانکہ اصولی، اخلاقی اور علمی اعتبار سے کم تر، برتر کے انتخاب کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اقبال نے جمہوریت پر دوسرا بنیادی اعتراض یہ کیا ہے کہ 'جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری'

اقبال کے اس شعر کا مفہوم یہ ہے کہ جمہوریت کا ''نیا نظام'' ہونے کا دعویٰ فریب کے سوا کچھ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ''بادشاہت'' جمہوریت کا لباس پہن کر آگئی۔ فی زمانہ اس کی سب سے بڑی مثال امریکہ ہے۔ کہنے کو امریکہ دنیا کی سب سے مضبوط جمہوریت ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے اکثر فیصلے امریکہ کے عوام نہیں بلکہ امریکی سی آئی اے یا پینٹاگون، امریکہ کا ایوانِ صنعت و تجارت، ملٹی نیشنلز اور امریکہ کے ذرائع ابلاغ کرتے ہیں۔ یہ ادارے ''خواص الخواص'' کی علامت ہیں، یہ الگ بات کہ اُن کی آرا کو عوام کی آرا اور ان کے فیصلوں کو عوام کے فیصلے کہا جاتا ہے۔ ہندستان کو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہا جاتا ہے، لیکن بھارت کے حکمرانوں کی تاریخ کا نصف حصہ نہرو خاندان کی ''میراث'' ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کہنے کو عوامی جماعت ہے لیکن اس پر اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کا قبضہ ہے۔ باقی ماندہ ہندستانی سیاست پر جرائم پیشہ عناصر کا قبضہ ہے۔ اقبال نے جمہوریت پر تیسرا بنیادی اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے:

تو نے دیکھا نہیں یورپ کا جمہوری نظام...... چہرہ روشن اندروں چنگیز سے تاریک تر

چنگیز خان جارحیت اور خون آشامی کی بڑی علامت ہے، لیکن چنگیز خان نے کبھی نہیں کہا کہ وہ انسانی آزادی کا علم بردار ہے۔ اس نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ وہ انسانی حقوق کا چمپئن ہے۔ اس نے کبھی نہیں کہا کہ وہ مساوات اور بھائی چارے کے تصورات پر ایمان رکھتا ہے، لیکن مغربی جمہوریت نے آزادی کا نعرہ لگا کر درجنوں اقوام کی آزادی سلب کی۔ اس نے انسانی حقوق کا نعرہ بلند کرکے انسانی حقوق کی پامالی کی تاریخ رقم کی۔ اس نے مساوات کا پرچم اٹھا کر عدم مساوات، اور بھائی چارے کی مالا جپتے ہوئے انسانی تعلقات کو روندا۔ اس اعتبار سے دیکھا جائے تو چنگیز خان کی پوزیشن جمہوریت اور اس کے علَم برداروں سے بہتر ہے، اس لیے کہ چنگیز خان کے قول وفعل میں ہولناک تضاد تو موجود نہیں۔ اقبال کا جمہوریت پر چوتھا بنیادی اعتراض یہ ہے:

دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب...... تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری

مغربی جمہوریت عہدِ حاضر میں انسانی آزادی کی سب سے بڑی علامت ہے، لیکن وہ ایک سطح پر عوام کی پست خواہشات کی خدائی کا اعلان ہے، دوسری سطح پر وہ اکثریت کے جبر کا مظہر ہے، اور یہ دونوں استبداد کی دو مختلف صورتیں ہیں۔ اسلامی اصطلاحوں میں گفتگو کی جائے تو مغربی جمہوریت ''نفسِ امارہ'' کی علامت ہے، اور اسلامی نظام ''نفسِ مطمئنہ'' کی علامت۔ جمہوریت نفسِ امارہ سے آغاز کرتی ہے، اس کے دائرے میں سفر کرتی ہے اور اسی کے دائرے میں اس کا سفر تمام ہو جاتا ہے۔ دوسری جانب اسلامی نظام کے دائرے میں حکمران خود بھی نفسِ مطمئنہ کی علامت ہیں اور وہ مسلم عوام کو بھی نفسِ امارہ کے چنگل سے نکال کر انہیں نفسِ لوامہ، نفسِ مطمئنہ اور پھر نفسِ مطمئنہ کی مزید برتر صورتوں کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اسلامی نظام فرد کو ''بندگی'' کی سطح پر پہنچاتا ہے اور اس کی بندگی کو کامل تر بنا کر اسے اس کے خالق اور تمام انسانوں کے قریب تر کرتا ہے۔ اس کے برعکس جمہوریت فرد کو اس کی پست خواہشات اور ادنیٰ مطالبات کی سطح پر پہنچاتی ہے، اور وہ پست خواہشات اور ادنیٰ مطالبات کی نفسیات کو ایک نظام بنادیتی ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو اسلامی نظام کا بنیادی تصور لا الٰہ الا اللہ ہے، اور جمہوریت لا الٰہ الا انسان ہے۔ جمہوریت کی تعریف ''عوام کا نظام، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے'' کا اصل پیغام یہی ہے۔ عصرِ جدید میں علماء کی عظیم اکثریت نے جمہوریت کی اس فلسفیانہ بنیاد کو مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ مسلم معاشرے میں حاکمیت صرف اللہ کی ہوگی اور قرآن وسنت کے خلاف کسی قانون کو تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

E-mail:azizabdul03@gmail.com
Mob:9831439068 / 9874445664

آسام میں بنگلہ بولنے والے مسلمانوں پر زندگی تنگ، اقوام متحدہ کمیٹی کو تشویش

ہندستان کی ریاست آسام میں اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو کس حد تک ظلم وستم اور اذیت کا سامنا کررہے ہیں اس کا احساس بھلے ہی حکومت کو نہ ہو لیکن اقوام متحدہ کی کمیٹی نے اس کا سخت اثر لیا ہے اور کہا کہ بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کو آسام میں جس قدر بھی ستایا جارہا ہے اور این آرسی کے دوران جس طرح سے انہیں کرب واذیت میں مبتلا کیا جارہا ہے اس سے اقوام متحدہ کمیٹی کو بہت زیادہ تشویش ہوچلی ہے کیونکہ یہ سب غیر انسانی طور پر ہورہا ہے وہاں کے مسلمانوں کو زبردستی ہٹایا جارہا ہے۔ ان کے خلاف نفرت بھری تقریریں کی جارہی ہیں اور حد سے زیادہ فورس کا استعمال کیا جارہا ہے۔ اور مختلف ایجنسیوں کے ذریعہ اقلیتوں ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں 19 جنوری 2026 کو لکھے گئے ایک مکتوب میں بنام انڈیا مستقل نمائندہ اقوام متحدہ جینوا کو لکھا ہے جس میں اس پر بے حد افسوس کا اظہار کیا گیا کہ حکومت ہند سے جب اس سلسلے میں رپورٹ طلب کی گئی تو قصداً بے حد مختصر اور غیر متعلقہ رپورٹ بھیجی گئی جس پر اقوام متحدہ کی کمیٹی کو افسوس ہے۔ علاوہ ازیں بہت ہی غلط طریقے سے بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کے نام قومی رجسٹر برائے شہریت (این آرسی) سے حذف کیا گیا ہے اور پتہ چلا ہے کہ 50 لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کے نام این آرسی سے حذف کرلئے گئے ہیں۔ اور فائنل این آرسی میں دیکھا گیا ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کے نام حذف کرلئے گئے ہیں اس میں یہ بھی کہا گیا کہ بہت سارے نامساعد حالات کی وجہ سے وہ لوگ بہت سارے دستاویزات دکھا نہیں پائے تھے جس کا مطالبہ کیا گیا تھا اور اسی کی بنیاد پر ان کے نام ووٹر لسٹ سے حذف کرلئے گئے ہیں۔ اس شکایت میں یہ بھی کہا گیا کہ اقلیتی فرقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو جو بنگلہ زبان میں بات کرتے ہیں انہیں زبردستی ان کے علاقوں سے بے دخل کیا گیا ہے اور بہت سارے اضلاع میں بنگلہ بولنے والوں کو خالی کرادیا گیا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے انہیں کوئی بھی سہولت نہیں دی گئی اور نہ ہی متبادل رہنے کی جگہ دی گئی ہے اور وہ اس شدید سردی میں کھلے آسمانوں کے نیچے آگئے ہیں اور یہ سب زور زبردستی کیا گیا ہے۔ ان اضلاع سے مسلمانوں کے ہزاروں ہزار خاندانوں کو بے دخل کردیا گیا ہے اور ایسے میں وہ کہاں سر چھپائیں گے اور کہاں بسیرا کرینگے اس کی کوئی فکر نہیں کی گئی ہے اور اس سلسلے میں جب حکومت ہند سے رپورٹ طلب کی گئی تھی تو جواب میں گمراہ کن مختصر وضاحت کی گئی جس سے صاف اندازہ ہوچلا ہے کہ حکومت آسام نے کس کس طرح سے اقلیتی فرقہ کے بنگلہ بولنے والوں کے خلاف کیسی قابل مذمت کارروائی کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان خانماں برباد لوگوں کے خلاف حد سے زیادہ نفرت انگیز تقریریں کی گئیں اور لوگوں کو بھڑکایا گیا کہ وہ ان غریبوں کے خلاف ظلم وستم کی انتہا کردیں۔ حکومت آسام کے رویے پر اقوام متحدہ کی کمیٹی نے بے حد افسوس کا اظہار کیا ہے۔ خاص طور پر 2024 میں آسام میں جنرل الیکشن کے دوران اقلیتی فرقہ کے مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا یہ بھی کہا گیا کہ ان مسلمانوں کو ان کے علاقوں سے دربدر کرنے کے لئے فورس نے حد سے زیادہ ہتھیاروں کا استعمال کیا اور ان کے خلاف حد سے زیادہ نفرت پھیلائی گئی بلکہ آسام کے ہندوؤں کو نفرت بھری تقریر کے ذریعہ بھڑکایا گیا اور پولس والوں نے مقامی ہندوؤں کی مدد سے مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کیا۔ چونکہ انہیں حکومت کی طرف سے کھلی آزادی مل گئی تھی اور انہیں اس کا خوف بھی لاحق نہیں تھا کہ ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی ہوسکتی ہے، لہٰذا ان سبھی لوگوں کے ساتھ پولس والوں نے اپنے ظلم وستم کی انتہا کردی۔ بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کی بستیوں میں منظم حملے کئے گئے۔ اس کمیٹی نے انڈیا کی مرکزی حکومت سے کہا کہ وہ آسام میں بنگلہ بولنے والے مسلمانوں کو اس قسم کے حملوں سے تحفظ دیں اور اس سلسلے میں حکومت آسام کیا کارروائی کرتی ہے اور کس طرح سے اقلیتی مسلمانوں کو تحفظ دیتی ہے اس کی مفصل رپورٹ اقوام متحدہ کو بھیجے۔ لیکن اس کے جواب میں جو رپورٹ اقوام متحدہ کمیٹی کو بھیجی وہ انتہائی افسوسناک رہی جس کا اعتراف کمیٹی نے کرتے ہوئے افسوس کا اظہار ہوا۔ (خ الف ف)

جشنِ جمہور: آئین، شہری شعور اور ہماری اجتماعی ذمہ داری

تحریر: ڈاکٹر سید تابش امام

۲۶ جنوری محض ایک سرکاری تاریخ، ایک قومی تعطیل یا سرکاری کیلنڈر میں درج کسی دن کا نام نہیں، بلکہ یہ اس اجتماعی عہد کی علامت ہے جو ہندوستان کے عوام نے آزادی کے فوراً بعد خود اپنے آپ سے، اپنی آنے والی نسلوں سے اور پوری دنیا کے سامنے کیا تھا۔ یہی وہ دن ہے جب ۰۵۹۱ء میں آئینِ ہند نافذ ہوا اور ایک نو آزاد قوم نے یہ طے کیا کہ سیاسی آزادی کو محض اقتدار کی منتقلی تک محدود نہیں رکھا جائے گا، بلکہ اسے آئینی نظم، اخلاقی اقدار اور سماجی انصاف کے ایک منصفانہ اور پائیدار ڈھانچہ میں ڈھالا جائے گا۔ اس اعتبار سے جشنِ جمہور کسی ایک دن کی رسمی تقریب نہیں، بلکہ ایک مسلسل، زندہ اور متحرک عہد کی تجدید کا نام ہے۔

بدقسمتی یہ ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ جشنِ جمہور کی معنویت محدود ہوتی چلی گئی ہے۔ آج یہ دن زیادہ تر فوجی پریڈ، پرچم کشائی، روایتی خطابات، سرکاری اشتہارات اور سوشل میڈیا کے رسمی پیغامات تک سمٹ کر رہ گیا ہے۔ آئین کی روح، شہری ذمہ داری اور جمہوری شعور جیسے بنیادی سوالات پس منظر میں چلے گئے ہیں، حالانکہ ۶۲ جنوری کا اصل مقصد ہمیں سب سے پہلے یہ سوچنے پر مجبور کرنا تھا کہ ہم ایک جمہوری ملک کے شہری ہونے کے ناطے اپنے آئینی کردار کو کس حد تک سمجھتے ہیں اور کس حد تک نبھاتے ہیں۔

ہندوستانی آئین دنیا کے طویل ترین اور جامع ترین آئینوں میں شمار ہوتا ہے، مگر اس کی عظمت محض اس کی ضخامت یا دفعات کی تعداد میں نہیں، بلکہ اس فکری وسعت میں ہے جو اسے ایک کثیر الثقافتی، کثیر المذہبی اور کثیر اللسانی سماج کے لیے قابلِ عمل بناتی ہے۔ یہ آئین محض قوانین کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک مکمل سماجی معاہدہ ہے، جو مختلف تہذیبوں، زبانوں، مذاہب اور شناختوں میں بٹے ہوئے اس عظیم ملک کو ایک مشترکہ آئینی وحدت میں پروتا ہے۔

ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی قیادت میں آئین ساز اسمبلی نے جن حالات میں اس دستور کو مرتب کیا، وہ غیر معمولی طور پر نازک اور پیچیدہ تھے۔ تقسیم ہند کے زخم تازہ تھے، فرقہ وارانہ تشدد نے سماج کو لہولہان کر رکھا تھا، لاکھوں لوگ بے گھر اور بے وطن ہو چکے تھے، اور معاشی ناہمواری اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ اس ماحول میں آسان راستہ یہ تھا کہ اکثریت کے زور پر ایک سخت اور یک رنگ قومی ریاست قائم کر لی جاتی، مگر آئین سازوں نے اس کے برعکس راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے انتقام، تعصب اور اکثریتی غلبہ کے بجائے انصاف، مساوات، آزادی اور اخوت کو ریاست کی بنیاد بنایا۔ یہی فیصلہ ہندوستانی جمہوریت کی اصل طاقت ہے۔

آئین کا دیباچہ، یعنی پری ایمبل، ہندوستانی جمہوریت کا فکری اور اخلاقی ستون ہے۔ ''ہم، بھارت کے عوام'' سے شروع ہونے والا یہ اعلان اس بنیادی اصول کو واضح کرتا ہے کہ اقتدار کا سرچشمہ کوئی بادشاہ، کوئی جماعت، کوئی فوج یا کوئی مخصوص طبقہ نہیں بلکہ براہِ راست عوام ہیں۔ سوشلسٹ، سیکولر، جمہوری جمہوریہ جیسے الفاظ محض آئینی اصطلاحات نہیں بلکہ ایک اخلاقی وعدہ ہیں — یہ وعدہ کہ ریاست مذہب، ذات، زبان، جنس اور علاقہ کی بنیاد پر کسی سے امتیاز نہیں کرے گی، اور ہر شہری کو مساوی وقار اور مواقع فراہم کرے گی۔ یہی وہ بنیاد ہے جو ہندوستان کو محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ ایک آئینی قوم بناتی ہے۔

آج کے بدلتے ہوئے سیاسی اور سماجی حالات میں یہ سوال مزید شدت کے ساتھ ابھرتا ہے کہ کیا ہم واقعی اس آئینی وعدے کی پاسداری کر رہے ہیں؟ کیا جشنِ جمہور ہمارے لیے محض ایک تعطیل، ایک سرکاری رسم یا ایک جذباتی نعرہ بن کر رہ گیا ہے؟ یا ہم اس دن اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کا بھی سنجیدہ محاسبہ کرتے ہیں؟ آئین کے حصہ سوم میں دیے گئے بنیادی حقوق — برابری کا حق (آرٹیکل ۴۱)، آزادیٔ اظہار و خیال (آرٹیکل ۹۱)، مذہبی آزادی (آرٹیکل ۵۲ تا ۸۲) — کسی حکمران کی عنایت نہیں بلکہ شہری وقار اور انسانی حرمت کی آئینی ضمانت ہیں۔ لیکن جب کسی شہری کو اس کے مذہب، لباس، زبان، کھانے یا خیالات کی بنیاد پر مشکوک ٹھہرایا جائے تو دراصل آئین کی روح کو مجروح کیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت بار بار دہرانے کی ضرورت ہے کہ یہ ملک کسی ایک طبقہ، ایک مذہب یا ایک نظریہ کی جاگیر نہیں۔ ہم یہاں مہمان یا کرایہ دار نہیں بلکہ برابر کے آئینی حصہ دار ہیں۔ یہ کوئی جذباتی یا سیاسی نعرہ نہیں بلکہ ایک آئینی سچائی ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کسی ایک طبقہ کی میراث نہیں بلکہ ایک مشترکہ قربانی کی داستان ہے۔ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، دلت، آدیواسی — سب نے اس آزادی کی قیمت چکائی ہے۔ اشفاق اللہ خاں سے لے کر مولانا ابوالکلام آزاد، خان عبدالغفار خان، مہاتما گاندھی، بھگت سنگھ، راج گرو اور سبھاش چندر بوس تک، سب کی قربانیاں اس بات کی گواہ ہیں کہ یہ ملک سب کا ہے اور سب کے لیے ہے۔ جشنِ جمہور ہمیں یہ بھی یاد دلاتا ہے کہ حقوق کے ساتھ فرائض بھی لازم ہیں۔ آئین کے حصہ چہارم-الف میں شامل بنیادی فرائض (آرٹیکل ۱۵-اے) ایک ذمہ دار شہری کا اخلاقی منشور ہیں۔ قومی یکجہتی اور سالمیت کا تحفظ، آئین اور قومی علامتوں کا احترام، سائنسی مزاج کی ترویج، عوامی املاک کی حفاظت، خواتین کے وقار کا احترام — یہ سب وہ ذمہ داریاں ہیں جن کے بغیر جمہوریت محض ایک کھوکھلا نعرہ بن کر رہ جاتی ہے۔ صرف ریاست سے سوال کرنا کافی نہیں، خود احتسابی بھی جمہوری رویّہ کا لازمی حصہ ہے۔ موجودہ دور میں جمہوریت کو اکثر صرف انتخابی سیاست تک محدود کر دیا گیا ہے، حالانکہ جمہوریت کا مفہوم ووٹ ڈالنے سے کہیں وسیع ہے۔ جمہوریت ایک مستقل عمل ہے، جس میں آزاد عدلیہ، خود مختار میڈیا، مضبوط پارلیمنٹ اور سب سے بڑھ کر باشعور شہری مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ سب جمہوری نظام کے وہ ستون ہیں جن میں سے کسی ایک کی کمزوری پوری عمارت کو عدم توازن کا شکار کر سکتی ہے۔ آئین کا آرٹیکل ۲۳، جسے ڈاکٹر امبیڈکر نے ''آئین کی روح'' قرار دیا تھا، شہریوں کو عدالت سے رجوع کرنے کا حق دیتا ہے اور ریاستی طاقت پر عوامی نگرانی کو ممکن بناتا ہے۔

اقلیتوں کے حقوق بھی ہندوستانی آئین کا ایک بنیادی اور ناقابلِ انکار جزو ہیں۔ آرٹیکل ۹۲ اور ۰۳ اقلیتوں کو اپنی زبان، ثقافت اور تعلیمی اداروں کے تحفظ کا حق دیتے ہیں۔ یہ دفعات کسی رعایت یا احسان کے طور پر نہیں بلکہ مساوی شہریت کے اصول کے تحت شامل کی گئی ہیں۔ جب کسی بھی طبقہ میں عدم تحفظ کا احساس بڑھتا ہے، جب خوف سماج کا مستقل حصہ بننے لگے، تو یہ پورے آئینی نظام کے لیے ایک سنگین انتباہ ہوتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ۶۲ جنوری کو محض پرچم کشائی، مٹھائی اور رسمی تقاریب تک محدود نہ رکھیں، بلکہ اسے آئینی شعور اور شہری آگہی کے دن کے طور پر منائیں۔ تعلیمی اداروں میں آئین کو صرف نصابی مضمون نہیں بلکہ عملی زندگی کی رہنمائی کے طور پر پیش کیا جائے۔ طلبہ کو یہ سکھایا جائے کہ آئین صرف ریاست کو نہیں، بلکہ شہری کو بھی جواب دہ بناتا ہے۔ میڈیا کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس دن آئینی اقدار، شہری حقوق اور جمہوری سوالات پر سنجیدہ اور بامعنی مکالمہ کو فروغ دے، نہ کہ محض سرکاری بیانات اور رسمی تقاریر کو نمایاں کرے۔

بلفظ دیگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ آئین کوئی جامد دستاویز نہیں بلکہ ایک زندہ عہدنامہ ہے، جو ہر نسل سے یہ سوال کرتا ہے کہ تم نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ جشنِ جمہور اسی سوال کا اجتماعی جواب ہے۔ اگر ہم واقعی یہ مانتے ہیں کہ ''یہ ملک ہمارا بھی ہے''، تو ہمیں ہر اس سوچ، ہر اس عمل اور ہر اس پالیسی کے خلاف کھڑا ہونا ہوگا جو آئینی قدروں کو کمزور کرتی ہو، چاہے اس کی قیمت کتنی ہی بھاری کیوں نہ ہو۔

الغرض جشنِ جمہور کا حقیقی مفہوم تبھی سامنے آئے گا جب آئین محض کتابوں، تقاریر اور سرکاری تقریبات تک محدود نہ رہے، بلکہ ہمارے رویّوں، فیصلوں اور اجتماعی شعور میں زندہ ہو۔ جب ہر شہری خود کو برابر کا حصہ دار سمجھے، جب اختلافِ رائے کو دشمنی نہ بنایا جائے، اور جب ریاست طاقت کے بجائے آئین کے ذریعہ حکومت کرے۔

یہی ہماری اصل ذمہ داری ہے، یہی ہمارے آباواجداد کی قربانیوں کا حق، اور یہی جشنِ جمہور کا سچا اور مکمل مفہوم ہے۔

رابطہ---9934933992

☆

26 جنوری: صرف تاریخ نہیں، عہد کا دن

26 جنوری ہندوستان کی تاریخ میں محض ایک دن کا نام نہیں بلکہ یہ وہ عہد ہے جو ہم نے اپنے وطن، اپنے آئین اور اپنے آنے والی نسلوں کے ساتھ باندھا ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آزادی صرف جشن نہیں بلکہ ایک ذمہ داری ہے، جسے نبھانا ہر شہری کا فرض ہے۔ یہ دن ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم قانون کی پاسداری کریں، آپسی اتحاد کو مضبوط بنائیں، نفرت اور تعصب سے دور رہیں اور ملک کی تعمیر میں مثبت کردار ادا کریں۔ صرف پرچم لہرانا اور نعرے لگانا کافی نہیں، بلکہ عمل سے حب الوطنی دکھانا اصل مقصد ہے۔

26 جنوری کا دن ہمارے ملک ہندوستان کی تاریخ میں نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اسی دن ہمارے ملک کا آئین نافذ ہوا۔ آزادیٔ ہند سے پہلے پورے برّ ے صغیر پر تقریباً سو سال تک انگریزوں کا قبضہ رہا۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے برّ صغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لئے مسلمان اور غیر مسلم لیڈران مسلسل کوشش کرتے رہے۔ خدائے وحدۂ لاشریک محنت شاقہ کا پھل ضرور عنایت فرماتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی قربانیاں دینے کے بعد آخر کار 15 / اگست 1947ء کو ہندوستان انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو گیا۔ لیکن 26 / جنوری 1950ء کو آزاد جمہوری ملک بن گیا۔ یقیناً اسی دن کے لئے ہی گاندھی جی، مولانا ابوالکلام آزاد، جواہر لال نہرو، عبدالغفار خان، نیتاجی سبھاس چندر بوس جیسے عظیم رہنماؤں کی قیادت میں ہزاروں لاکھوں ہندوستانی عوام نے بلا امتیاز مذہب وملت آزادی کے پرچم کو بلند کیا اور اپنی بے مثال قربانیوں اور اتحاد واتفاق سے انگریزوں سے ٹکر لی اور اُسے ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ ہم ان بزرگوں کی انتھک کوششوں وجہد مسلسل کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان خاص دنوں میں تقریریں کرتے ہیں جنہوں نے عظیم قربانیاں دے کر ہمیں انگریزوں کے ظلم وجبر سے نجات دلائی۔ ان تقریروں میں اس بات پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ ہم ان کی قربانیوں کو ضائع نہ ہونے دیں گے اور ملک کے گوشے گوشے کی حفاظت کریں گے۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر ہر سال عام تعطیل ہوتی ہے البتہ مدارس اسلامیہ، اسکول اور کالج صبح کو کچھ دیر کے لئے کھلتے ہیں۔ مدارس اسلامیہ، اسکول اور کالجوں کے طلباء وطالبات خاص قومی پروگرام کا نہایت ہی شان بان کے ساتھ اہتمام کرتے ہیں۔ وطن عزیز کی محبت کے نغمے گاتے ہیں، اور مجاہدین آزادی کی قربانیوں کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ یوم جمہوریہ کے موقع پر سارے ملک کے شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں صفائی وستھرائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تمام صوبوں میں مرکزی مقامات پر تقاریب کا انعقاد کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ ثقافتی پروگرام کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ لوگ جوق در جوق گھروں سے باہر آجاتے ہیں۔ گھروں میں بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا جوش وخروش تو قابل دید ہوتا ہے۔ رہائشی علاقوں، مدارس اسلامیہ، اسکول، کالج، چوک چوراہوں اور سرکاری نجی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جاتے ہیں۔ ثقافتی اداروں اور معاشرتی انجمنوں کے زیر اہتمام تفریحی پروگرام تو انتہائی شاندار طریقے سے منائے جاتے ہیں۔ مساجد میں ملک وقوم اور تمام امتہ کی ترقی وخوش حالی، بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراط مستقیم کی توفیق اور سلامتی کے لئے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ یوم جمہوریہ کے اس پر بہار موقع پر دوسرے ممالک کے سربراہان صدر ہند و وزیر اعظم کو مبارک بادی کا پیغام بھیجتے ہیں اور نیک خواہشات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ ہمارا ملک ہندوستان صوفی سنتوں اور درویشوں کا ملک ہے، جنہوں نے ہمیشہ امن وآشتی صلح اور بھائی چارے کا پیغام دیا ہے آج بھی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی اپنی سطح پر اور اپنی اپنی بساط کے مطابق اُن آدرشوں اور اُصولوں کو اپنائیں جو ہمارے بزرگوں نے ہمیں عطا کئے ہیں۔ ہندوستان دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے اور اس جمہوریت کی بنیاد رنگارنگ تہذیب پر ہے۔ یہ ملک ہر مذہب، ہر طبقے، ہر خطے اور ہر کلچر کا ایک ایسا سرچشمہ ہے، جس کے سوتے انسانیت کی بنیاد پر پھوٹتے ہیں اور صدیوں سے سیر وشکر ہو کر ہندوستان کی گنگا جمنا تہذیب کو سیراب کرتے رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم انسانیت، امن وآشتی، آپسی بھائی چارے اور پیار ومحبت کے اس پیغام کو گھر گھر عام کریں جو ہمارے بزرگوں سے ہمیں وراثت میں ملی ہے اور جس کے ہم امین ووارث ہیں۔ آج کا دن ہمیں انہیں بزرگوں اور عظیم رہنماؤں کی قربانیوں کی یاد دلاتا ہے ہمارے بزرگوں نے آزادی اور جمہوریت کا جو خواب دیکھا تھا وہ شرمندۂ تعبیر تو ہوا تا ہم ہمارے سامنے آزادی، اُخوت اور مساوات کا عظیم تصور تشنۂ عمل ہے۔ اس ملک کے تمام باشندوں کو یکساں طور پر آگے بڑھ کر اس یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اس موقع پر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہمارا ملک آج گوناگوں مسائل سے دوچار ہے۔ یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ بلاشبہ ہم نے شدید مزاحمتوں کے باوجود اپنے گنگا جمنی، وفاقی اور جمہوری کردار کا زبردست تحفظ کیا ہے۔ سائنس اور ٹکنالوجی، حرفت وزراعت، نقل وحمل، اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹکنالوجی کو شعبوں میں ہمارے ملک نے اہم کردار ادا کیا ہے لیکن ہمارے سامنے عدم مساوات، بے روزگاری، پسماندگی اور ناخواندگی وغیرہ کا عفریت کھڑا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس دور کے تقاضوں کو دیکھیں اور ملک کی ترقی اور کامرانی کے صحیح راستوں کا تعین کریں۔ انگریزوں کا اصلی ملک اور وطن انگلینڈ ہے، انگلینڈ میں زمانہ قدیم سے بادشاہی چلی آرہی ہے۔ وہاں کی حکومت کا نام برطانوی حکومت ہے جسے انگریزی زبان میں برٹش گورنمنٹ کہتے ہیں جب انگریز ساہوکار اپنے وطن انگلینڈ سے ہندوستان آئے تو یہاں انہوں نے تجارتی کاروبار کا سلسلہ قائم کیا اور اس میں خوب ترقی کی پھر بعد میں انہوں نے مغل بادشاہوں کی بے بسی اور کمزوریوں سے مکمل فائدہ اٹھاتے ہوئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے اپنی انگریزی حکومت قائم کر لی۔ انگلینڈ کی حکومت برطانیہ نے اگرچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کی اس نئی حکومت کو جائز قرار دیا تھا اور ہندوستان کا نظام درست رکھنے کے لئے کمپنی کے نام ہدایات وفرمان بھی بھیجتی رہی، لیکن خود اس نے ہندوستان کی انگریزی حکومت کے اختیار اپنے ہاتھ میں نہیں لئے بلکہ کمپنی ہی کے ہاتھ میں رہنے دیا جس کے باعث کمپنی کے کرتا دھرتا اور حکام آزاد بن کر ہندوستان میں اپنی من مانی حکومت کرتے رہے۔ چونکہ کمپنی کے دور حکومت میں انگریز افسران ہندوستانیوں کے ساتھ نوکروں اور غلاموں جیسا برتاؤ کرتے تھے۔ ہندوستانیوں کو حقیر وذلیل نگاہوں سے دیکھتے تھے، ان پر طرح طرح کا ظلم وستم کرتے تھے، اس لئے عام ہندوستانیوں کا دل کمپنی راج سے بہت پک گیا تھا جس کے نتیجے میں سب سے پہلے میرٹھ، چھاؤنی میں ہندوستانی فوج نے 16 / رمضان المبارک 1273ھ مطابق 10 / مئی 1857ء کو اتوار کے دن ایسٹ انڈیا حکومت کے خلاف بغاوت کا اعلان کیا اور انگریز فوجی افسروں کو قتل کیا۔

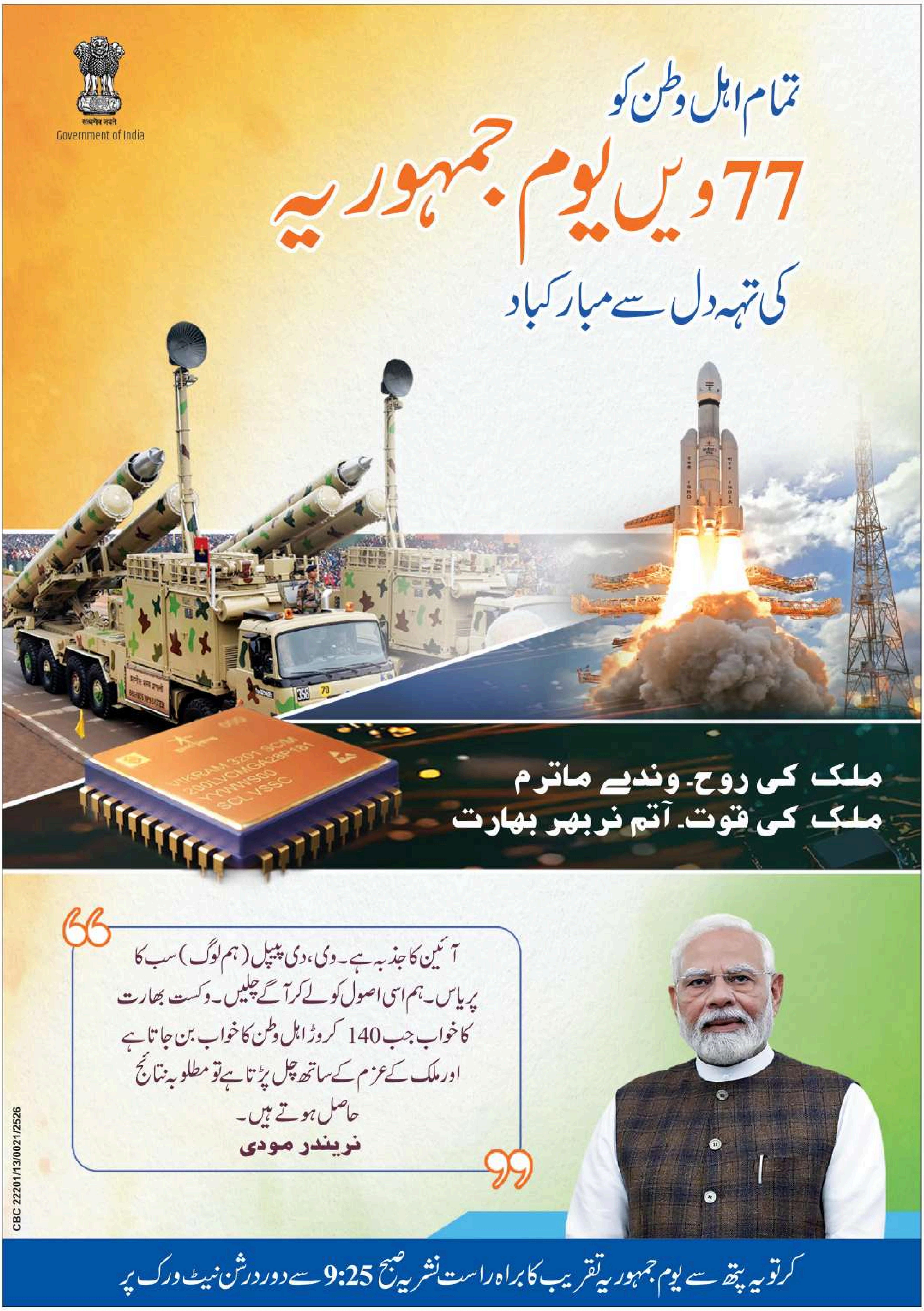

''انیس رفیع'' ناقابلِ فراموش افسانہ نگار

خورشید فرازی

انیس رفیع اردو کے وہ سپاہی تھے جنہوں نے زندگی کے آخری موڑ تک اردو کی خدمت کی اور وہ اردو والوں کے درمیان رہ کر خوش رہتے تھے۔ اکثر اردو کے ان پروگراموں میں بھی انہیں موجود پایا گیا جہاں انہیں خاص طور پر دعوت نہیں دی گئی تھی لیکن اردو کے نام پر وہ چلے آتے تھے اور چند گھنٹوں اس اردو حلقے میں گزر کر واپس چلے جاتے تھے۔ گزشتہ چند برسوں سے وہ شہر سے کافی دور راجر ہاٹ کے قریب بس گئے تھے اور وہاں رہتے ہوئے وہ اردو سے کافی دور ہو گئے لیکن مغربی بنگال اردو اکاڈمی یا مسلم انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے کسی اردو کی تقریب میں نظر آتے تو کبھی اردو والے لپک کر ان کا استقبال کرتے اور انہیں اس کا افسوس رہا کہ وہ شہر سے اتنی دور کیوں بس گئے جہاں کوئی اردو کا نام لیوا نہیں۔ وہ جس اخبار فروش سے انگریزی اخبار لیتے تھے اسے سختی سے ہدایت تھی کہ وہ ہر روز ان کے لئے دو مختلف اردو کے اخبارات ضرور دے جایا کرے۔ کبھی ملاقات ہونے پر کہتے کیا کروں اب اردو والے نہیں ملتے اور میرا بھی ان تک پہنچنا محال، اس لئے اردو اخبار پڑھ کر دل کو مطمئن کر لیتا ہوں۔ انیس رفیع افسانہ نگار تھے اور بالکل ظفر اوگانوی کے انداز میں علامتی کہانیاں لکھتے تھے اور بقول ابوذر ہاشمی ''انیس رفیع کے افسانوں پر علامتوں کی ایک چادر تنی رہتی ہے۔ علامت کا یہ سلسلہ ایک خاص اسلوب پیدا کرتا ہے لیکن کہیں کہیں اس اسلوب پر اساطیر کا اثر بھی ہوتا ہے''۔ انیس رفیع کے افسانوں سے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ''دو آنکھوں کا سفر، پولی تھین کی دیوار، ریڑھ کی ہڈی، ترتیب اور سبوتاژ، یا دو آنکھوں کا سفر صرف ایک مشاہدہ نہیں ہے جس میں درسگاہوں میں پلتی ہوئی بے چینی اور طلباء کے اجتماعی احساس کا ذکر ہو بلکہ اپنی توانا قوت تخیل سے انہوں نے مستقبل کا ایک منظر نامہ بھی پیش کیا۔ ابوذر ہاشمی صاحب کا یہ کہنا کہ ایک ذرا سا فرسٹریشن انسان کے فکر وعمل میں ایسا ہیجان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا بیان اس سے بڑھ کر خوبصورت ہوتا ہے اور یہی خوبی انیس رفیع کی تحریروں میں تھی۔ انیس رفیع عصر حاضر کے فکشن نگاروں میں اہم نام ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں حقیقت پسندی کے ساتھ ساتھ سماجی وسیاسی مسائل وموضوعات کو الگ انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور بقول قمر اشرف ''انیس رفیع کا اسلوب ہی ان کی پہچان ہے اور ان کی تحریریں پڑھتے ہوئے اس کی ضرورت نہیں پڑتی کہ ہم رائٹر کا نام بھی پڑھیں بلکہ ان کی تحریر خود اس کی نشاندہی کر دیتی ہے کہ یہ انیس رفیع کا اسلوب ہے۔''

انیس رفیع افسانہ نگار یا ڈرامہ نویس کیسے اور کب اور کیوں بنے، اس بابت تو کچھ کہنا مشکل ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ان کی متلاشی نگاہیں سڑک پر چلتے ہوئے، ٹرام، بس اور آٹو رکشا میں سفر کرتے ہوئے کئی موضوعات کا احاطہ کر لیتی تھی اور وہ گھر پہنچنے کے فوراً بعد ایک کپ چائے کے لئے کہہ کر اپنے کمرے میں اس خاص ڈائری میں وہ واقعات اور ان واقعات کے ساتھ دیگر باتیں فوراً نوٹ کر لیتے تھے اور پھر انہیں کہانیوں کی شکل میں ایک ماہر فکشن نگار کے طور پر پیش کر دیتے تھے۔ 1967 کی بات ہے جب راقم کلکتہ مدرسہ عالیہ کے درجہ ہفتم کا طالبعلم تھا اس وقت ہیڈ ماسٹر صاحب امیر رضا کاظمی (رضا مظہری) اپنے ساتھ ایک نوجوان کو لیکر کلاس روم میں داخل ہوئے اور کہا کہ یہ آپ لوگوں کو اردو پڑھائیں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ اردو کی کلاس تو علامہ شبلی صاحب لیتے ہیں تو انہوں نے کہا وہ دو مہینوں کی چھٹی لیکر گئے ہیں اور ان کی عدم موجودگی یہ انیس رفیع صاحب آپ لوگوں کا اردو کلاس لیں گے، مجھے امید کہ آپ سب ان کا اسی طرح سے احترام کرینگے جس طرح سے علامہ شبلی صاحب کا کرتے ہیں۔ انیس رفیع مرحوم اگرچہ بہت ہی قلیل مدت کے لئے ایک اردو ٹیچر طیب علی خاں کے ساتھ کلاسیز لینے آئے تھے۔ بعد میں طیب علی خاں آئی پی ایس افسر بنے اور کولکاتا کے لال بازار پولس ہیڈ کوارٹر میں انچارج بنے تھے۔ جس زمانے میں انیس رفیع صاحب مدرسہ عالیہ اے پی ڈپارٹمنٹ میں بطور جز وقتی ٹیچر کے طور پر آئے تھے وہ زمانہ نکسلی تحریک کے عروج کا تھا۔ ہندستان میں نکسلیوں کو لوگ صحیح طور پر سمجھ نہ سکے، بہت سے ہندستانی نکسلی تحریک سے وابستہ لوگوں کو دہشت گرد سمجھتے ہیں۔ اس زمانے میں کئی پولس افسروں، ڈاکٹروں کا قتل بھی نکسلیوں کے ہاتھوں ہوا تھا لیکن ان افسروں اور ڈاکٹروں کا جو انتہائی بدعنوان رشوت خور اور ظالم تھے۔ اسی زمانے کی بات ہے کچھ نکسلی نوجوان مدرسہ عالیہ کے کمپا؟ نڈ میں داخل ہو گئے اور مطالبہ کیا کہ امتحان کی تاریخ میں توسیع کرو ورنہ ہم امتحان ہونے نہیں دیں گے اور یہ انیس رفیع اور فیض اللہ محمد جیسے دو نڈر اساتذہ تھے جنہوں نے ان نوجوانوں کو شفقت سے سمجھایا کہ یہ سب حرکتیں کر کے نکسلی تحریک کو بدنام نہ کرو اور انہوں نے بگڑے تیور کے نوجوانوں کو سمجھا بجھا کر واپس کر دیا۔

یہ ایک واقعہ تھا جس کے بعد انیس رفیع مدرسہ عالیہ کے سنیئر لڑکوں کے ہیرو بن گئے، ہر کوئی ان سے بات کرنے میں پیش پیش رہتا تھا۔ یہ انیس رفیع ہی تھے جنہوں نے مسلم انسٹی ٹیوٹ میں مدرسہ عالیہ کے لڑکوں کے گروپ کو لیکر درجنوں ڈرامہ اسٹیج کرایا۔ وہ سارے ڈرامے ان کے خود کے تحریر کردہ تھے، اگرچہ وہ زمانہ فلموں کی دھوم دھام کا زمانہ تھا اور ڈرامہ کو لوگ پسند نہیں کرتے تھے لیکن انہوں نے آغا حشر کاشمیری سے لیکر پرتھوی تھیٹرز کے پرتھوی راج کپور اور منروا تھیٹرز کے سہراب مودی سے متعلق بہت ساری باتیں بتائیں شاید کسی مضمون میں ممتاز افسانہ نگار فیروز عابد نے بھی اس پر لکھا ہے۔ انیس رفیع آل انڈیا ریڈیو کے پروگرام ڈائریکٹر بھی تھے اور برسہا برس تک آل انڈیا ریڈیو وودھ بھارتی سے منسلک رہے اور اپنے دور میں انہوں نے تقریباً 300 سے زائد اردو پروگرام کئے۔ وہ صبح سے شام 7 بجے تک آل انڈیا ریڈیو میں مصروف رہتے تھے اور آکاش وانی بھون سے نکلنے کے بعد وہ روزنامہ آزاد ہند پہنچتے جہاں ان کے گہرے دوست سجاد نظر مترجم کا کام کرتے تھے۔ نیوز ایڈیٹر سید منیر نیازی سے بھی ان کی کافی دوستی تھی، وہیں ان کی ملاقات فیروز عابد سے ہوا کرتی تھی جو اس دور میں آزاد ہند میں بالکل مفت میں اپنی خدمات دیتے تھے کیونکہ ان سے بہتر مبصر شاید کوئی نہ تھا، جس کتاب پر بھی فیروز عابد تبصرہ کر دیتے تھے، وہ کتاب سبھوں کی نظر میں ٹاپ موسٹ کتاب بن جایا کرتی تھی۔ ممتاز ادیب، ناقد اور درجنوں کتاب کے خالق جناب ابوذر ہاشمی نے اپنے ایک مضمون میں انیس رفیع کا تعارف اس انداز میں کرایا ہے ''مجھے انیس رفیع کی افسانہ نگاری کا مطالعہ پیش کرتے ہوئے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ انہوں نے اپنی فنکاری کے لئے ان چند افسانہ نگاروں کی روش اپنائی ہے جو بھیڑ میں چلنا پسند نہیں کرتے، وہ اپنے لئے شاہراہ عام سے ہٹ کر ایک الگ ڈگر بناتے ہیں۔ یہ عین ممکن ہے وہ ڈگر شاہراہ عام کی طرح کشادہ، آرام دہ، اور راست نہ ہو بلکہ وہ ٹیڑھی میڑھی دشوار گزار اور ایسی پیچیدہ ہو جس پر چلنے والا دشواریوں سے آگے بڑھتا ہے اور دیر میں اپنی منزل تک پہنچتا ہو۔'' انیس رفیع کا فن اپنا اسلوب لیکر خود سامنے آتا ہے۔ انیس رفیع کے ایک مضمون کے اقتباس کے حوالے سے برصغیر کے معروف ناقد، ڈرامہ نویس اور درجنوں کتاب کے خالق ظہیر انور جو کہ انیس رفیع کے بے حد قریب تھے، انہوں نے مہاجتی سدن میں کہا کہ ''انیس رفیع کا مطالعہ فکشن اور فکشن کی تنقید پر کس قدر گہرا ہے اور کسی بات کی تہہ تک پہنچ کر ہی وہ مضمون کا اختتام کرتے ہیں۔ بیانیہ کی نئی تکنیک کے علاوہ منشائے مصنف، مصنف کی موت اور متن سے مصنف کی بے دخلی کے علاوہ کثرت معنی کی فکر انگیز بحث سے بھی پوری طرح واقف ہیں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ انیس رفیع نے نئی تنقید کا ڈول ڈال دیا ہے۔ مغربی بنگال اردو اکاڈمی میں انیس رفیع کی تعزیتی میٹنگ کی نظامت ڈاکٹر دبیر احمد نے کرتے ہوئے یہ کہا کہ انیس رفیع کو مرحوم کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ انہوں نے انیس رفیع کو ایک بلند پایہ ادیب، افسانہ نگار اور ڈرامہ نویس بتایا اور کہا کہ اردو ادب پر ان کی بڑی نظر تھی اور ان کا مطالعہ بہت ہی وسیع تھا۔ اس تعزیتی جلسے میں فکشن سب کمیٹی کے چیئرمین سید شہاب الدین حیدر نے بھی انیس رفیع کے ساتھ پرانی باتوں کو تازہ کیا اور خاص طور پر ویلسلی کے ڈائمنڈ ہوٹل میں ادب نوازوں کے اڈے اور ان کے درمیان انیس رفیع، قیصر شمیم، منور رانا، یوسف تقی، سعید پریمی، سجاد نظر کی باتیں کیں، افسوس آج وہ سب داعیٔ اجل کو لبیک کہہ چکے ہیں۔ جناب ایس حیدر کی باتوں نے سبھوں کو متاثر کیا۔

یوم جمہوریہ ہند 26 جنوری ،کی آمد آمد ہے۔مگر، 15 جنوری سے ہی دیش بھر میں جشن کا ماحول شروع ہوجا تا ہے،جو 29 جنوری کی شام تک جاری رہتا ہے۔15 جنوری ''آرمی ڈے'' ہے اور 29 جنوری کو'بیٹنگ ریٹریٹ'۔قومی تہوار اور تقریبات کا اختتام حب الوطنی سے بھرپور فوجی بینڈ پر سحرانگیز فوجی دھنوں اور صدر جمہوریہ ہند کو سلامی پیش کرنے کے بعد دلی کے وجے چوک پر ہوتا ہے۔آگے بڑھنے سے پہلے ہم آرمی ڈے کی اہمیت کو جان لیتے ہیں۔

15 جنوری، ''آرمی ڈے'' کے طور پر پورے ہندوستان میں منایا جاتا ہے۔یہ دن بھارتی فوج کی قربانیوں، بہادری اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مخصوص ہے۔15 جنوری، 1949 کو فیلڈ مارشل کے ایم کریپا نے برطانوی جنرل سر فرانسس بچر سے بھارتی فوج کے پہلے کمانڈر۔ان۔چیف کے طور پر کمان سنبھالی تھی۔'آرمی ڈے' بھارتی فوج کی پیشہ ورانہ صلاحیت،نظم وضبط اور قربانیوں کا جشن ہے۔جشن جمہوریہ ہند کا باضابطہ آغاز 25 جنوری کی شام سے ہی شروع ہوجاتا ہے جب شام 7 بجے صدر ہند قوم سے خطاب کرتے ہیں۔صدر جمہوریہ کا خطاب آل انڈیا ریڈیو اور دور درشن پر ہندی اور انگریزی میں راست نشر ہوتا ہے۔ بعد ازاں صدر کی تقریر کا علاقائی زبانوں میں بھی ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔اپنے خطاب میں صدر ہند قومی کامیابیوں،ملک وقوم کو در پیش چیلنجوں اور مستقبل کی امنگوں وآورزوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

اس سال 26 جنوری، 2026 کو ہم 77واں یوم جمہوریہ ہند منارہے ہیں ۔یہ ہندوستانی آئین کے نفاذ کا دن ہے۔یوم آزدی ہند 15 اگست، کے بعد یہ ہندوستان کا دوسرا بڑا قومی دن ہے۔26 جنوری، 1930 کو انڈین نیشنل کانگریس نے ''پورن سوراج''یعنی، مکمل آزادی کا اعلان کیا تھا۔آزادی کے بعد ایک مستقل آئین کی ضرورت محسوس ہوئی تھی۔اس سے پہلے 15 اگست، 1947 ،کو آزادی ہند کے بعد حکومت ہند ایکٹ 1935 ،کا دستور اور آئین جو انگریز حکومت کا تھا ہندوستان میں برقرار تھا۔ 29 اگست 1947 ،کو ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی سربراہی میں ایک دستوری کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس نے صرف چند ماہ بعد ہی

77واں یوم جمہوریہ ہند، 26 جنوری آئین کے نفاذ کا دن، ہندوستان کی آن بان شان
''آئین ہماری طاقت، جمہوریت ہماری پہچان''

آئین ہندو دستور کی ڈرافٹ رپورٹ 4 نومبر، 1948 ،آئینی اسمبلی کو پیش کی۔اسمبلی میں اس پر بحث ہوئی جس کے دروازے ہندوستانی عوام کیلئے کھلے ہوئے تھے۔دستور ساز اسمبلی نے اسے 26 نومبر، 1949 کو اپنایا۔2 سال 11 مہینے اور 17 دن کے عرصے میں 165 دن اس رپورٹ پر اسمبلی میں بحث ہوئی تھی اور بالآخر 284 ممبران نے ہاتھ سے لکھی گئی دو دستوری دستاویزات پر جو ہندی اور انگریزی میں تھیں، 24 جنوری 1950 ،کو دستخط کئے گئے۔ دستور ہند موجودہ شکل میں 26 جنوری 1950 ،سے نافذ العمل ہے۔ہاتھ سے تحریر کردہ یہ دستوری دستاویزیں پارلیمنٹ ہاؤس کے میوزیم

رلائبریری میں محفوظ رکھی ہوئی ہیں۔بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں ہندوستان دنیا کے نقشے پر سب سے بڑے جمہوری اور سیکولر ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ دراصل،انیسویں صدی کے آغاز سے ہی ہندوستان میں اقتصادی اور معاشی تبدیلیوں کا انقلاب آنا شروع ہوگیا تھا۔ تعجب نہیں کہ ہندوستان دنیا کی دوسب سے بڑی اقتصادی قوتوں امریکہ وچین کو بھی آئندہ چند عشروں میں پیچھے چھوڑ جائے ۔مہاتما گاندھی بابائے آزادی ہند تھے، جبکہ جدید ہندوستان کے معمار اعظم پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو ہیں۔ بجا طور پر ڈاکٹر بھیم راؤ جی امبیڈکر دستور ہند کے بانی تھے۔ ہندوستان ایک کثیر المذاہب اور کثیر اللسانی سیکولر ملک ہے اور بجا طور پر آئین ہند اپنے تمام شہریوں کو بلا لحاظ مذہب وذات پات تحفظ فراہم کرتا ہے اور ان کے بنیادی حقوق کا ضامن ہے۔26 جنوری، 2026 ،کو ہندوستانی قوم اپنے قائدین کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے خوشی اور فخر محسوس کرتی ہے۔

یوم جمہوریہ ہند کی سب سے بڑی پر اثر اور بے مثال تقریب دارالحکومت نئی دہلی کی شاہراہ کرتویہ پتھ (راج پتھ) پر ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ جہاں فوجی دستے صدر جمہوریہ ہند کو سلامی پیش کرتے ہیں اور مختلف ریاستوں کی ثقافتی جھلکیاں بھی پیش کی جاتی ہیں۔یہ دن ہمیں آئین کی بالادستی،جمہوریت،مساوات اور انصاف کی یاد دلاتا ہے۔شہریوں کے بنیادی حقوق اور فرائض کو اجاگر کرتا ہے۔ساتھ ہی ساتھ قومی یکجہتی اور حب الوطنی کے جذبے کو مزید مضبوط اور اجاگر کرتا ہے۔تقریب سے قبل وزیر اعظم ہند انڈیا گیٹ پر نامعلوم فوجی جوانوں کی یادگار پر مشعل روشن کرتے ہیں اور انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔اس سال یہ اعزاز موجودہ وزیر اعظم ہند نریندرا دامودر داس مودی جی کو حاصل رہیگا کہ وہ شہیدوں کی یادگار پر حاضر ہوں اور انہیں پوری قوم کی طرف سے خراج عقیدت پیش کریں۔

اس تقریب کی ایک اور یادگار خصوصیت کسی بیرون ملک کے مہمان کی شرکت ہے اور وہ صدر ہند کے ساتھ سلامی کے بنچ پر بیٹھتا ہے۔اس سال 26 جنوری، 2026 ،کو صدر جمہوریہ ہند عزت مآب شریمتی دروپدی مرمو کے ساتھ یورپین یونین کے دو مہمانوں کو یہ اعزاز حاصل رہیگا۔جن میں صدر یورپین کمیشن اورزولافون ویر لاین اور صدر یورپین کونسل انتونیو کوستا شامل ہیں۔واضح رہے کہ شریمتی دروپدی مرمو جولائی، 2022 سے اس جلیل القدر عہدہ پر فائز ہیں۔وہ 15 ویں اور دوسری خاتون صدر ہند اور قبائیلی علاقہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ پہلی خاتون صدر ہند ہونے کا اعزاز شریمتی پرتیبھا پاٹل کو حاصل ہے۔یاد رہے کہ پہلے یوم جمہوریہ ہند 1950 کے مہمان خصوصی انڈونیشیاء کے پہلے صدر ڈاکٹر سوئیکارنو تھے۔کرتویہ پتھ (راج پتھ) پر شاندار فوجی پریڈ راشٹرپتی بھون کے پاس رائے سینا ہل کے پاس سے شروع ہوتی ہے اور انڈیا گیٹ سے ہوتے ہوئے لال قلعہ پر ختم ہوتی ہے۔

موجودہ فوجی پریڈ کی ابتداء راج پتھ (نیا نام،کرتویہ پتھ) پر ہوئی تھی جو 1955 ،سے شروع ہوئی اور پہلی پریڈ کے مہمان خصوصی پاکستان کے سابق گورنر جنرل ملک غلام محمد تھے، جنہوں نے 26 جنوری 1955 ،کو راج پتھ کی پریڈ کے پہلے مہمان ہونے کا اعزاز حاصل کیا تھا۔ 2006 ،میں سعودی عرب کے خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبد العزیز نے راج پتھ کی تاریخی فوجی پریڈ دیکھی تھی اور وہ مہمان خصوصی تھے۔اس سال کے جشن میں کئی نئے اور دلکش پہلو شامل ہیں۔اس سال کا تھیم ''وندے بھارت'' رکھا گیا ہے،جو بھارت کے قومی گیت کی 150 ویں سالگرہ اور ''آتم نربھر بھارت'' کے جذبہ کو فروغ دیگا۔یہ فوجی پریڈ بھارت کی طاقت،اتحاد اور آئینی اقتدار کی عکاس ہوتی ہے۔نوجوانوں میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔دنیا کو بھارت کی ترقی اور تنوع کا پیغام دینے کا باعث بنتی ہے۔اس سال کے جشن کی ایک اور اہم خصوصیت یہ رہیگی کہ پہلی بار خاص جانور پریڈ کا حصہ بنیں گے۔ پریڈ میں انڈین آرمی کے جانوروں جیسے بکٹریان اونٹ،زانسکار پونیز،عسکری کتے اور راپٹر جیسے پرندے شامل ہونگے۔ پریڈ کا اختتام قومی ترانے اور شاندار فضائی مظاہرے کے ساتھ ہوتا ہے۔اس سال خبروں کے مطابق بھارتی فضائیہ کے 29 ائیر کرافٹ فلائینگ پاسٹ میں شامل رہینگے اور صدر ہند کو سلامی پیش کریں گے۔ جس میں رافیل ائیر کرافٹ کے علاوہ اپاچی ہیلی کاپٹر بھی حصہ لینگے۔ اسکے بعد اسکول کے بچوں کے ثقافتی پروگرام بھی پیش کئے جاتے ہیں۔اسی شام صدر جمہوریہ ہند راشٹراپتی بھون میں معزز مہمانوں کے لئے ''ایٹ ہوم'' کا اہتمام کرتے ہیں جس میں نائب صدر، وزیر اعظم، اسپیکر لوک سبھا،مرکزی وزراء سمیت کئی با اثر شخصیات شرکت کرتی ہیں۔ ایٹ ہوم میں ریفریشمنٹ،مشروبات،چائے،کافی سے ہی مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے۔ڈنر کی روایت نہیں ہے۔لیکن بعض دفعہ راشٹراپتی باہر سے تشریف لائے مہمانوں کے اعزاز میں عشائیہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔جس میں صرف مخصوص ہستیاں ہی مدعو ہوتی ہیں۔

یوم جمہوریہ ہند کی ایک اور شاندار خصوصی تقریب 29 جنوری، کی شام دلی کے وجئے چوک پر ہوتی ہے جسے ''بیٹنگ ریٹریٹ'' کہتے ہیں اور بری، بحری اور فضائیہ کے بینڈس شرکت کرتے ہیں۔ یہ فوجی دھنیں اور بینڈ ہندوستان کی فوجی طاقت،ثقافتی تنوع اور قومی یکجہتی کی علامت ہوتی ہیں۔صدر ہند مہمان خصوصی ہوتے ہیں۔ بیٹنگ ریٹریٹ ایک شاندار فوجی موسیقی کی تقریب ہے جو یوم جمہوریہ کی تقریبات کے باضابطہ اختتام کی علامت ہوتی ہے۔'بیٹنگ ریٹریٹ' کا مطلب ہے ''دن کے اختتام پر فوجی دستوں کی واپسی کا اعلان''۔یہ ایک برطانوی روایت ہے۔پچھلے زمانوں میں ڈھول بجا کر سپاہیوں کو بیرکوں میں واپس بلایا جاتا تھا۔پریڈ کا آغاز صدر جمہوریہ ہند کے قومی پرچم لہرانے سے ہوتا ہے۔صدر کو تینوں افواج کی جانب سے سلامی پیش کی جاتی ہے اور قومی ترانہ 'جن گن من' بجایا جاتا ہے۔

ہندوستان نے 2045 میں دنیا کا ''وشوا گرو'' بننے کا خواب دیکھا ہے۔اس خواب کی تعبیر کے لئے ضروری ہے کہ آپس میں اتحاد،پیار اور محبت سے رہیں۔''لینے'' کے بجائے ملک وقوم کو کچھ ''دینے'' کا جذبہ پیدا کرنا اور عہد لینا ہوگا۔زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ہوں انتھک محنت خواب کی تعبیر کے لئے لازم وملزوم ہے۔اس قومی دن کے موقعہ پر ہمیں ''باشاہ خاں'' یا ''پشتو میں'' باچا خاں'' کو بھی نہیں بھولنا چاہئے ۔گاندھی جی کے ساتھ سرحدی گاندھی کی بھی یاد آتی ہے۔سرحدی گاندھی،یعنی خان عبدالغفار خاں جنگ آزادی کی لڑائی کا ایک بہت اہم کردار رہے ہیں۔وہ تقسیم ہند کے سخت مخالف تھے۔20 جنوری، 1988 کو وہ پشاور، پاکستان میں انتقال کر گئے۔اس وقت کے وزیر اعظم ہند راجیو گاندھی نے خصوصی طور پر پشاور پہنچ کر انکی تدفین اور آخری رسومات میں شرکت کی تھی اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا تھا۔سرحدی گاندھی کی یوم پیدائش 6 فبروری، 1890 کی ہے۔ 1987 میں انہیں بھارت کے سب سے بڑے قومی اعزاز ''بھارت رتن'' سے بھی نوازا گیا تھا۔بیٹنگ ریٹریٹ کی کچھ مسحور کن دھنوں میں، قدم سے قدم...،پریم بھاتم...،اے میرے وطن کے...،کچھ اور روایتی دھنیں اور ترانہ ہندی شامل ہیں، جو ہر سال مستقل طور پر بجتا ہے۔جیل کی سلاخوں کے پیچھے سے بابائے قوم گاندھی جی نے 'ترانہ ہندی' کو قومی ترانہ کے طور پر پسند کیا تھا اور اس کی تائید کی تھی،لیکن بعد ازاں ٹیگور کا 'جن گن من' قومی ترانہ چن لیا گیا۔لیکن علامہ اقبال کا ترانہ ہندی 29 جنوری کی بیٹنگ ریٹریٹ میں سننے سے تعلق رکھتا ہے، جو حب الوطنی کے جذبہ سے بھرپور ترانہ ہے ۔جب فوجی بینڈ ترانہ ہندی کی دھن چھیڑتے ہیں تو سارا ہندوستان جھوم اٹھتا ہے۔آپ بھی زیر لب گنگنا سکتے ہیں ،سر دھن سکتے ہیں اور لطف اٹھا سکتے ہیں کہ...

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

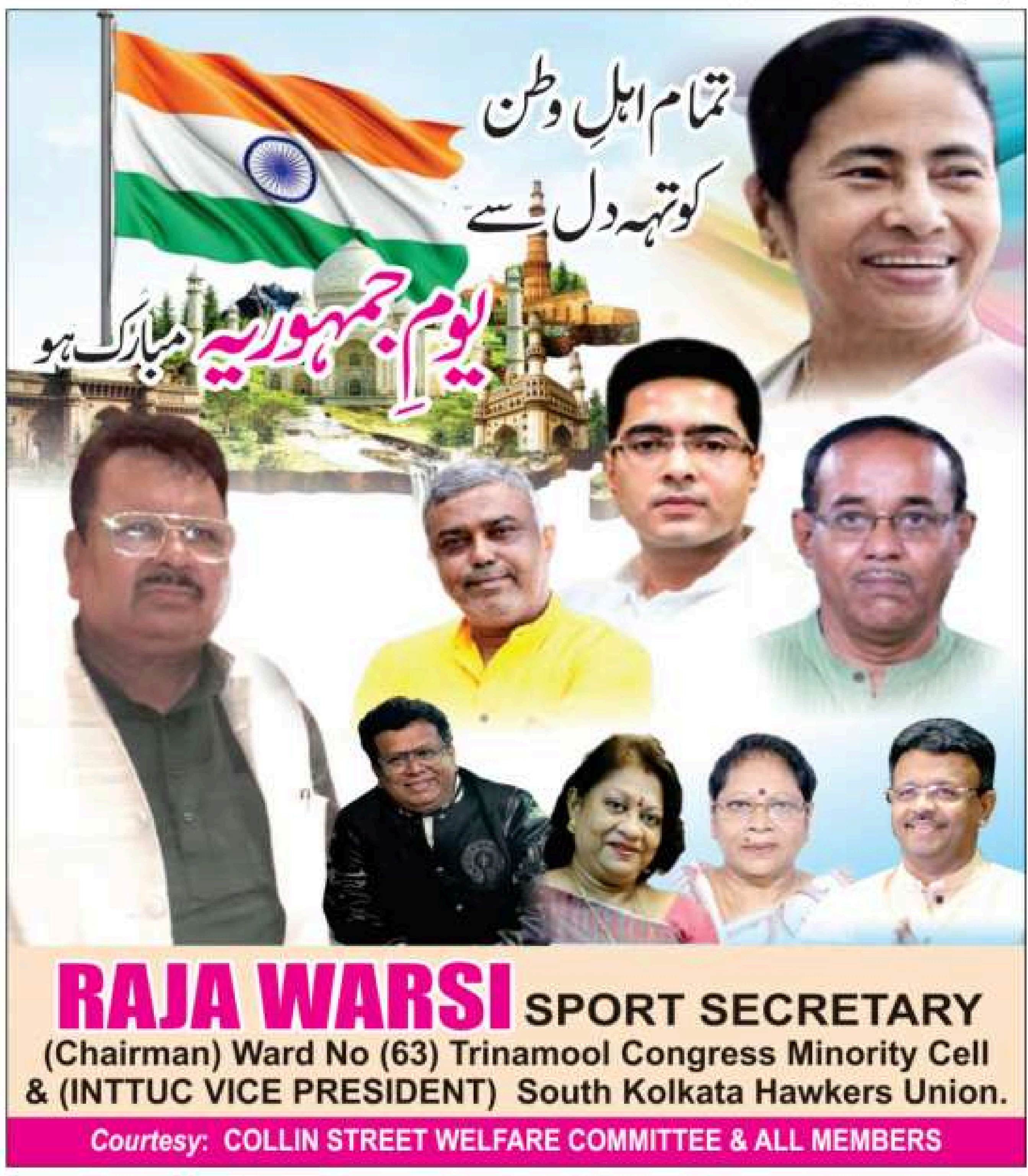

ہندوستان ایک بھرپور تنوع کی سرزمین ہے جہاں بے شمار ثقافتیں، زبانیں بولی جاتی ہے۔یوم جمہوریہ تنوع میں اس اتحاد کی یاددہانی کا کام کرتا ہے۔ہمارا آئین اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہر فرد کے حقوق کا تحفظ کیا جائے خواہ وہ کسی بھی قسم کے ہوں۔ پس منظر میں آئین اس تنوع کا احترام کریں اور ایک متحد اور خوشحال ہندوستان کی تعمیر کا عہد کریں جہاں تمام شہریوں کے ساتھ احترام اور برابری کا سلوک کیا جائے۔

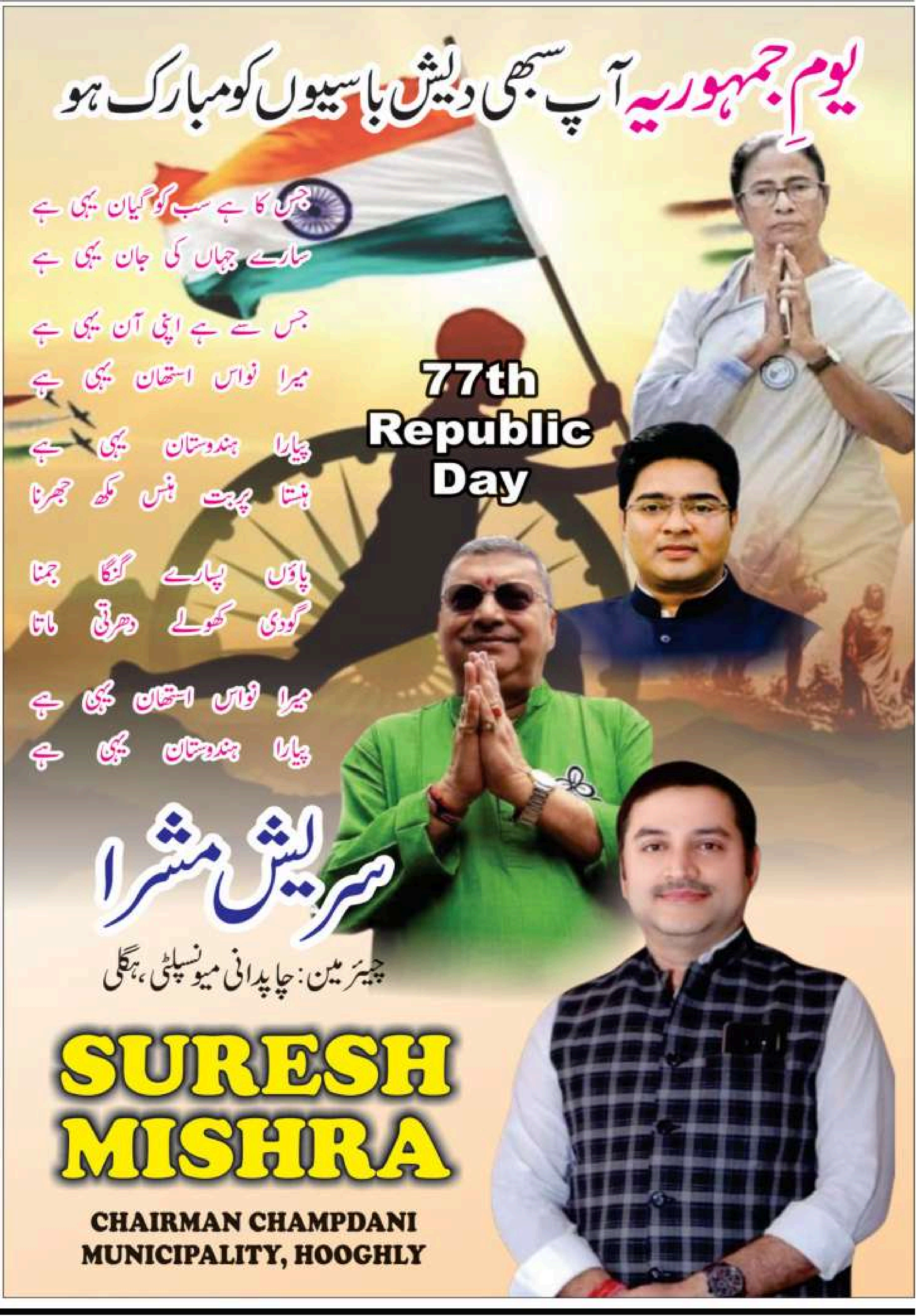

راہل گاندھی نے اٹھایا فضائی آلودگی کا مسئلہ، شہریوں سے ’آواز بھارت کی‘ سے جڑنے اور تجربات شیئر کرنے کی اپیل

نئی دہلی 25 رجنوری: لوک سبھا میں قائدِ حزبِ اختلاف راہل گاندھی نے ملک بھر کے شہریوں سے فضائی آلودگی کے اثرات پر اپنی ذاتی کہانیاں اور تجربات سامنے لانے کی اپیل کی ہے۔انہوں نے کہا کہ فضائی آلودگی اب صرف ماحولیاتی مسئلہ نہیں رہی بلکہ یہ صحتِ عامہ اور معیشت دونوں کے لیے ایک سنگین چیلنج بن چکی ہے، جس کا بوجھ روزانہ کروڑوں عام ہندوستانی برداشت کررہے ہیں۔

راہل گاندھی نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر جاری اپنے پیغام میں کہا کہ فضائی آلودگی کی قیمت ملک اپنے شہریوں کی صحت اور معاشی نقصانات کی صورت میں ادا کررہا ہے۔ان کے مطابق بچے اور بزرگ اس مسئلے سے سب سے زیادہ متاثر ہورہے ہیں، جبکہ تعمیراتی مزدوروں اور دیہاڑی پر کام کرنے والے افراد کے روزگار پر بھی اس کے منفی اثرات واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ فضائی آلودگی کو صرف موسمِ سرما کا مسئلہ سمجھ کر نظرانداز نہیں کیا جانا چاہیے۔راہل گاندھی کے مطابق جیسے ہی سردی ختم ہوتی ہے، یہ موضوع عوامی بحث سے غائب ہوجاتا ہے، حالانکہ اس کے اثرات پورا سال برقرار رہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ حقیقی تبدیلی کی شروعات اسی وقت ممکن ہے جب متاثرہ لوگ اپنی آواز بلند کریں اور اپنے تجربات کو سامنے لائیں۔

چیف جسٹس آف انڈیا کے ممبئی دورے کے دوران ایئرپورٹ پر ایکناتھ شندے کی موجودگی، سنجے راوت کا سوال

25 رجنوری: ممبئی میں ہندوستان کے چیف جسٹس سوریہ کانت کے حالیہ دورے نے مہاراشٹر کی سیاست میں ایک نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمان سنجے راوت نے اس دورے کے دوران اختیار کیے گئے سرکاری طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی کو نامناسب قرار دیا ہے۔ان کے اس بیان کے بعد ریاست کے سیاسی حلقوں میں خاصی گہما گہمی دیکھی جارہی ہے۔سنجے راوت نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ چیف جسٹس دو دن قبل ممبئی پہنچے تھے اور سرکاری پروٹوکول کے مطابق ان کے استقبال کے لیے ریاست کے چیف سیکریٹری اور پروٹوکول سیکریٹری کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ان کے مطابق عام طور پر یہی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اور قانونی طور پر بھی اسی کی اجازت ہے۔راوت کا کہنا تھا کہ اس طے شدہ ضابطے کے باوجود ایئرپورٹ پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے، کیونکہ اس کی کوئی واضح ضرورت یا جواز سامنے نہیں آتا۔سنجے راو?ت نے اپنے بیان میں یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شیوسینا اور ادھو ٹھاکرے کی شیوسینا کے درمیان اصل پارٹی کے حق سے متعلق قانونی تنازعہ چیف جسٹس کی بنچ کے سامنے زیرالتوا ہے۔یہ معاملہ گزشتہ 3 برسوں سے فیصلے کا منتظر ہے۔راو?ت کے مطابق اس مقدمے میں ایکناتھ شندے خود ایک فریق ہیں، اس لیے ایسے حالات میں ان کا کسی جج کے استقبال کے لیے موجود ہونا مناسب نہیں کہا جاسکتا۔انہوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ عدالتی عمل کی غیر جانب داری ایک نہایت حساس اور بنیادی اصول ہے۔اگر کسی زیرالتوا مقدمے کا ایک فریق اس جج کا استقبال کرے جس کے سامنے اسی سے متعلق فیصلہ ہونا ہو تو عوام کے ذہن میں شکوک وشبہات پیدا ہونا فطری بات ہے۔راو?ت نے صاف لفظوں میں کہا کہ کسی بھی صورت میں یہ قبول نہیں کیا جاسکتا کہ ایک فریق عدالتی منصب پر فائز شخصیت کے استقبال کا کردار ادا کرے۔

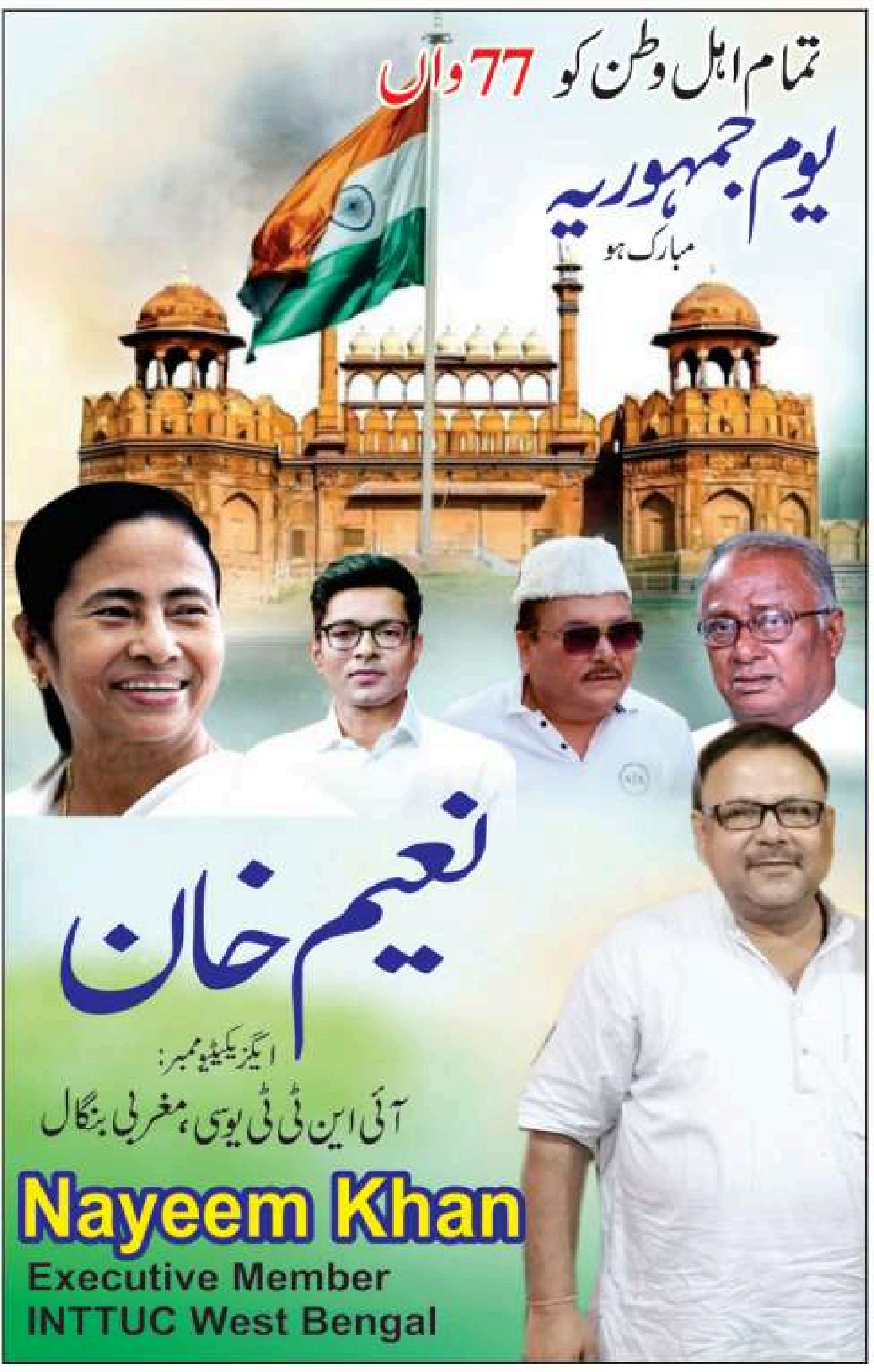

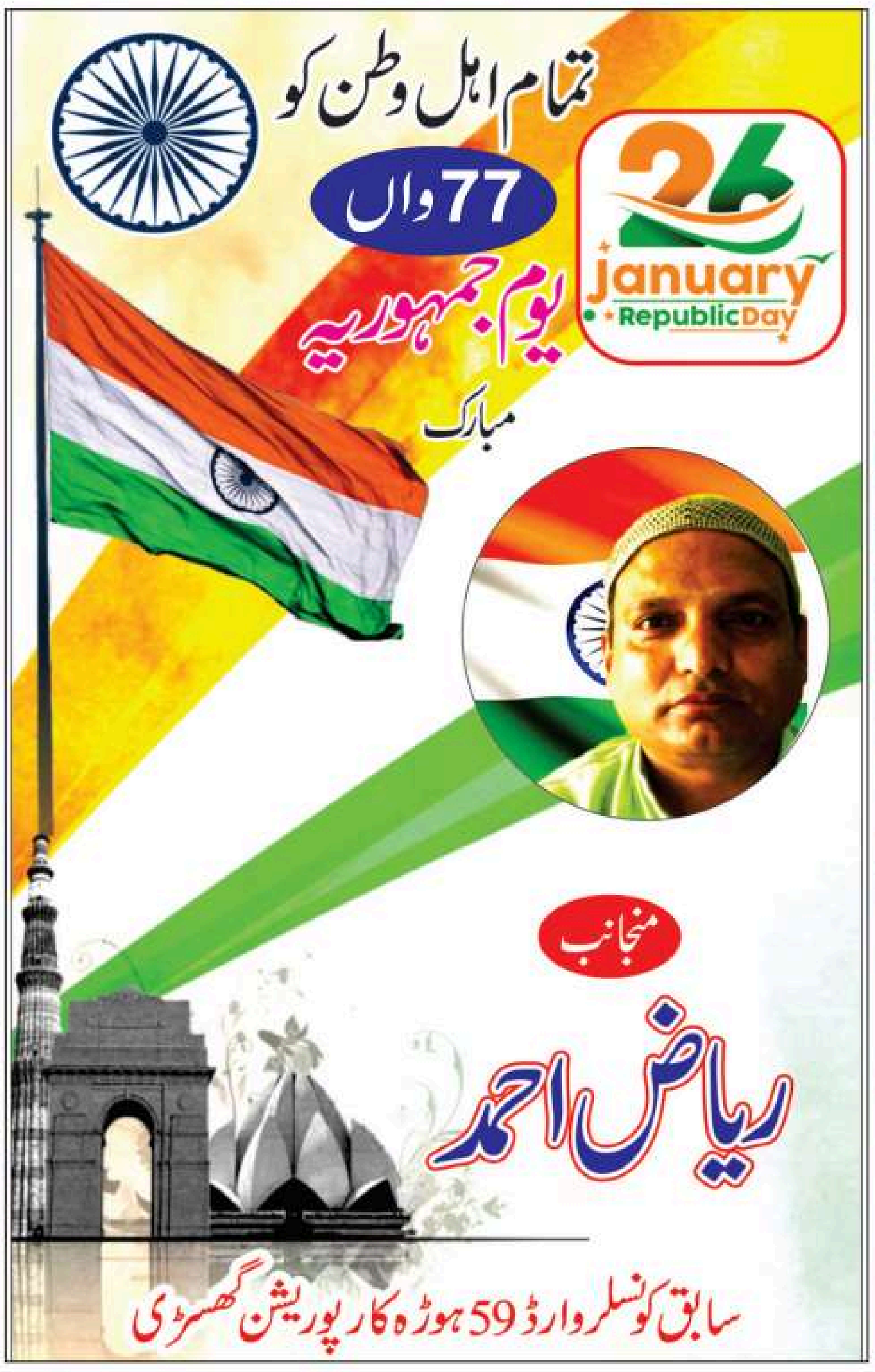

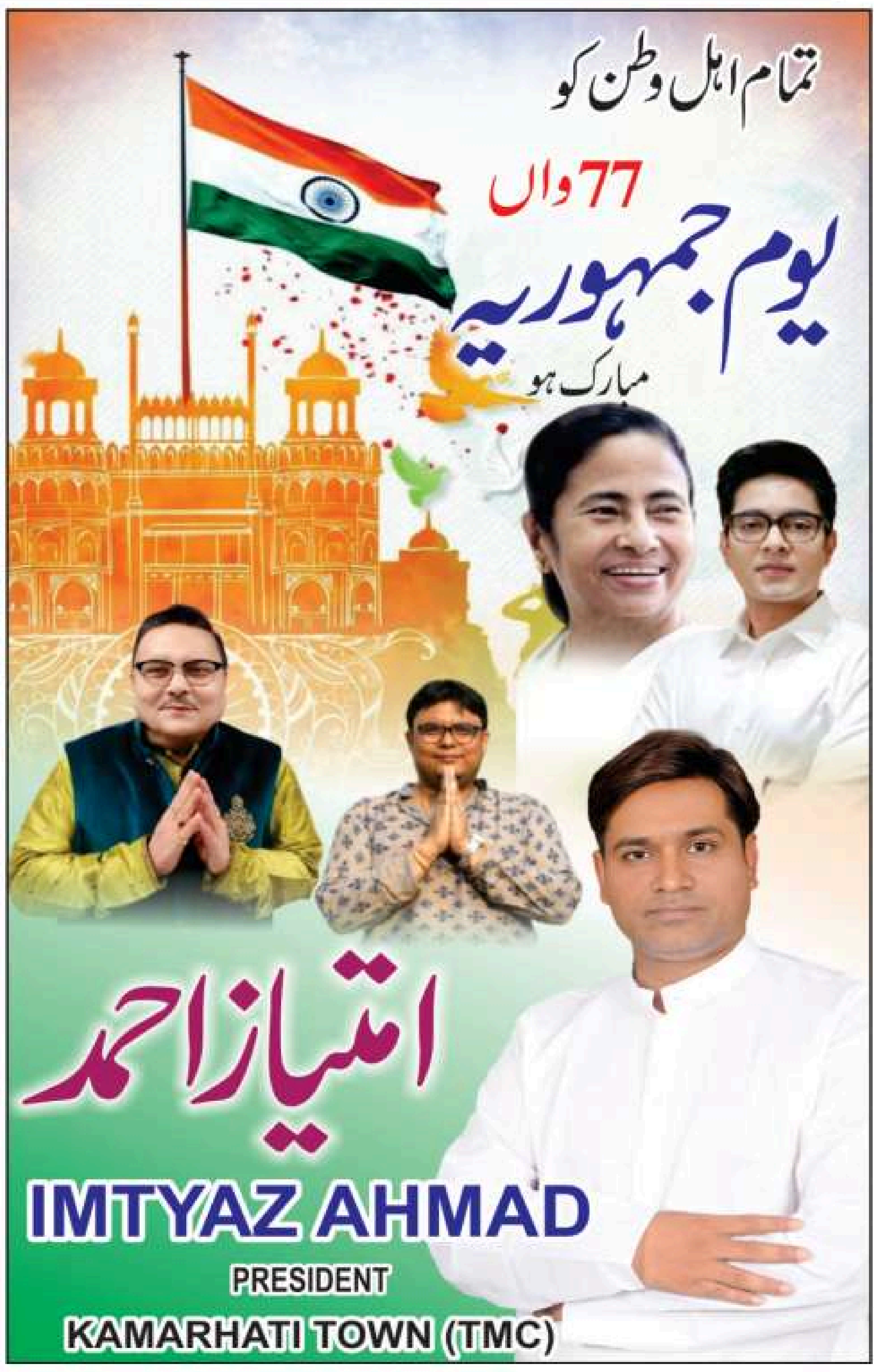

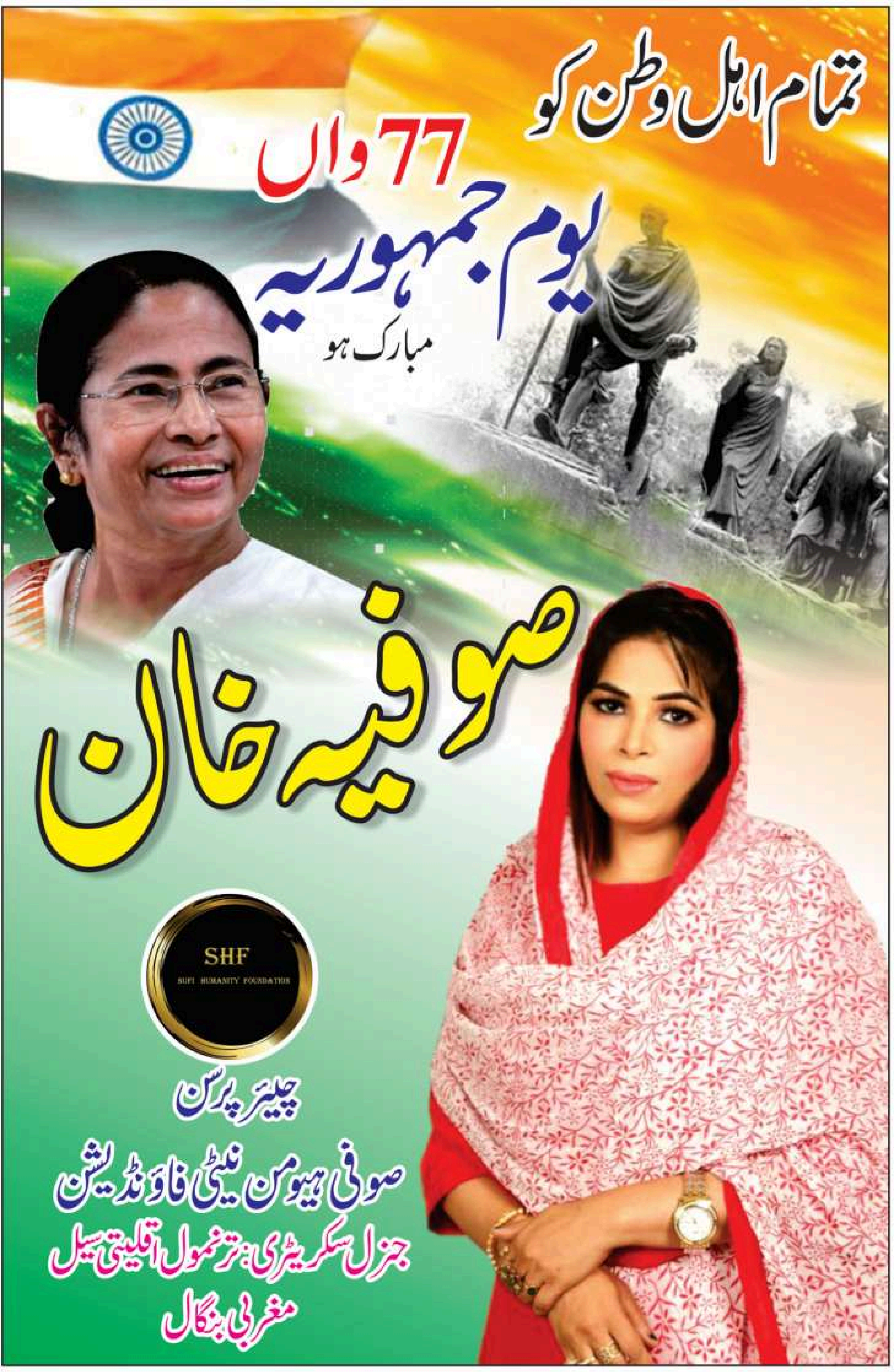

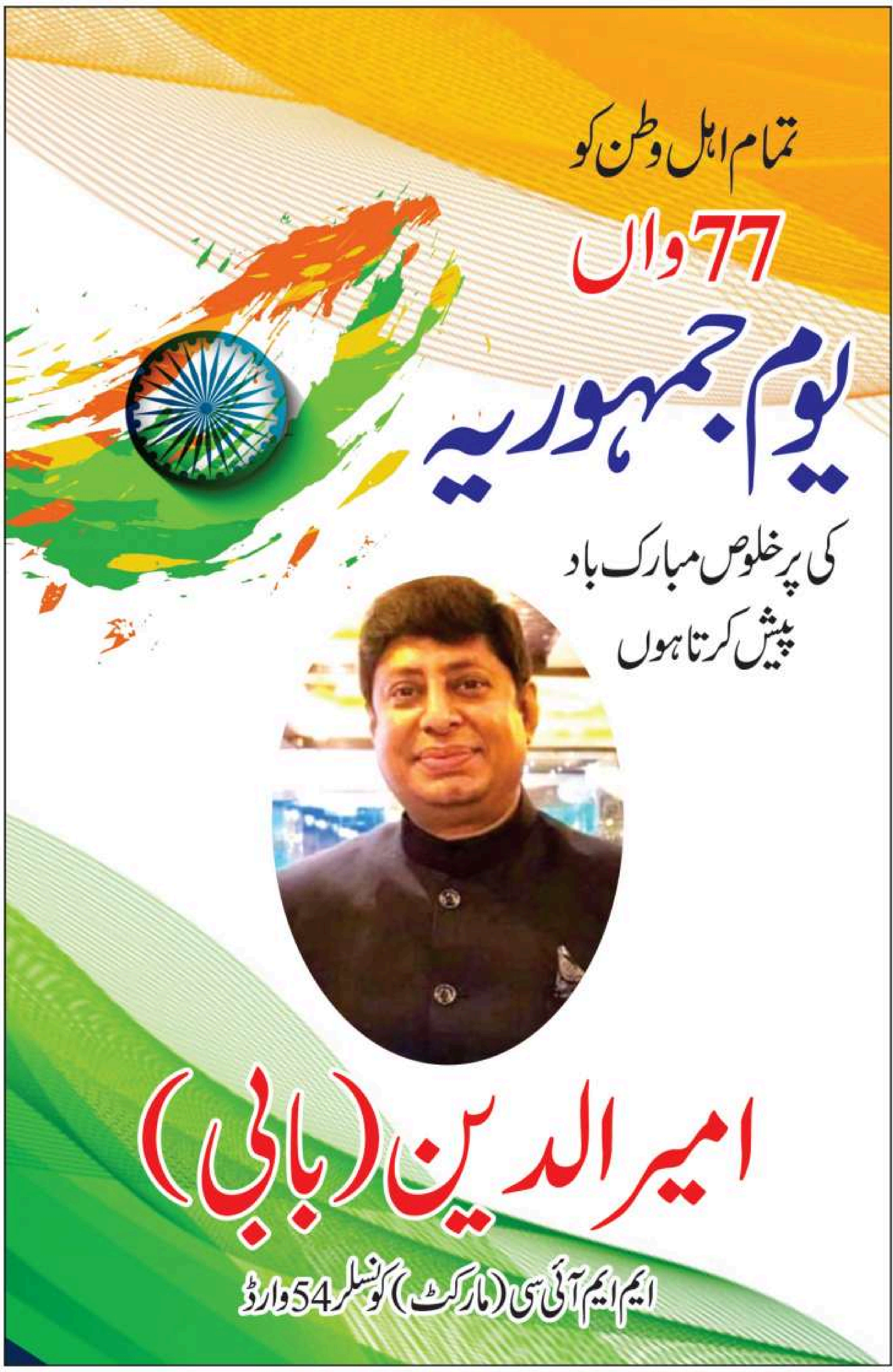

برن پور: محمد شرف الدین قتل کیس کو پولس نے 12 گھنٹے میں حل کیا، 3 ملزمان گرفتار

آسنسول: 25 جنوری، (عوامی نیوز سروس): آسنسول درگاپور پولیس کمشنریٹ کے سینئر حکام نے ہیراپور پولیس اسٹیشن میں منعقدہ پریس کانفرنس میں برن پور کے کریم ڈانگال علاقے میں محمد شرف الدین کی پراسرار موت کا انکشاف کیا پولیس کے مطابق واقعہ خاندانی تنازعہ کا شاخسانہ ہیا انہوں نے بتایا کہ محمد شرف الدین کا اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ایک دکان پر دیرینہ تنازع چل رہا تھا شبہ ہے کہ اس دشمنی کی وجہ سے یہ واقعہ پیش آیا واقعے کے روز شرف الدین مسجد میں نماز ادا کرنے جا رہے تھے کہ اس کے بڑے بھائی کے بیٹوں محمد سلام اور صدام نے اس کا پیچھا کیا ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ شرف الدین کو گولی ماری گئی تھی پولیس نے دونوں ملزمان کو حراست میں لے کر پوچھ گچھ کی جہاں انہوں نے اعتراف جرم کر لیا تفتیش میں ایک اور ملزم رویندر سنگھ کے ملوث ہونے کا بھی انکشاف ہوا ہے جسے گرفتار کیا گیا ہے ذرائع کے مطابق تینوں ملزمان کو عدالت میں پیش کیا گیا اور واقعے کی مزید تفصیلات اور ممکنہ سازش سے پردہ اٹھانے کے لیے پولیس کا ریمانڈ طلب کیا جائے گا۔

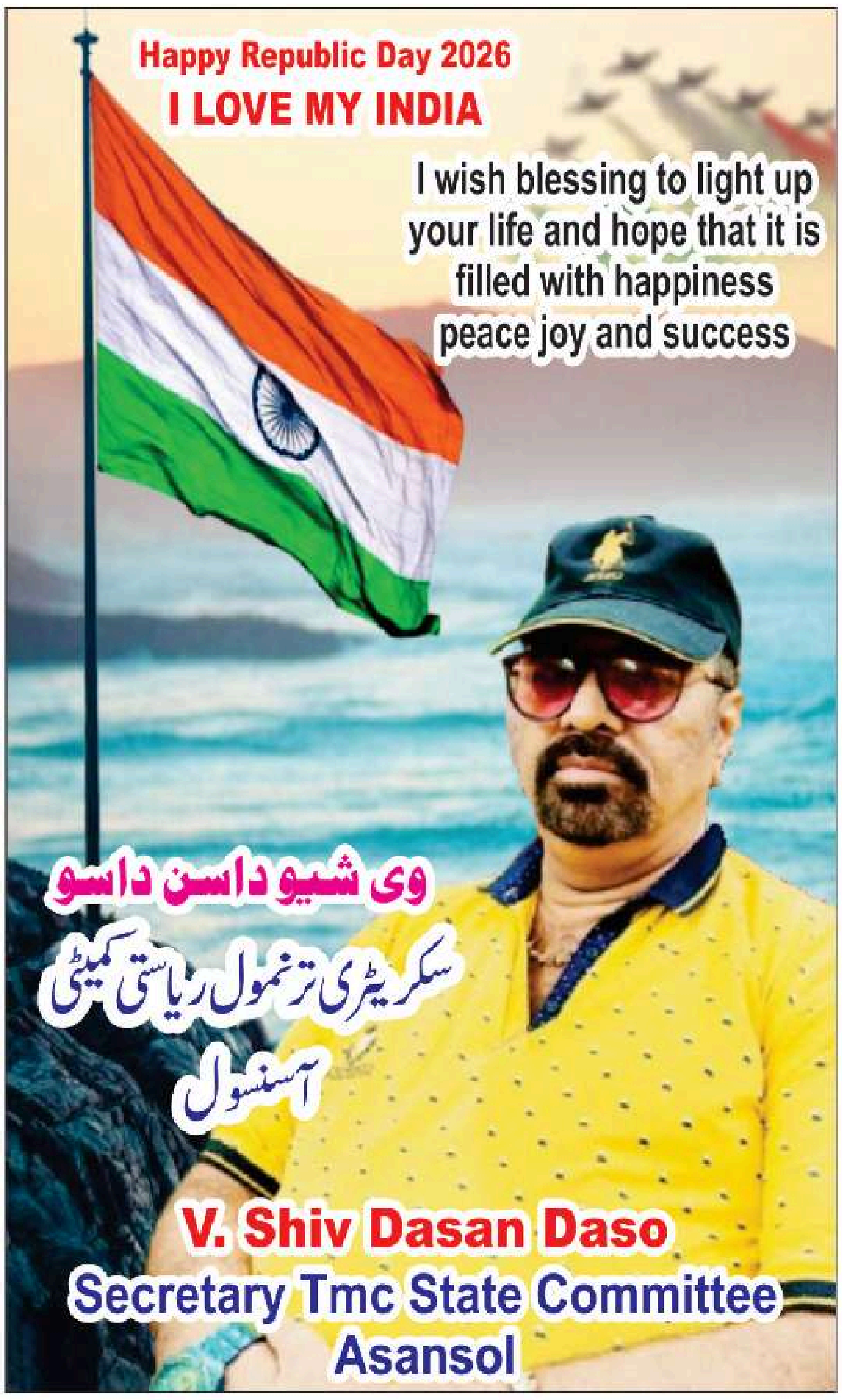

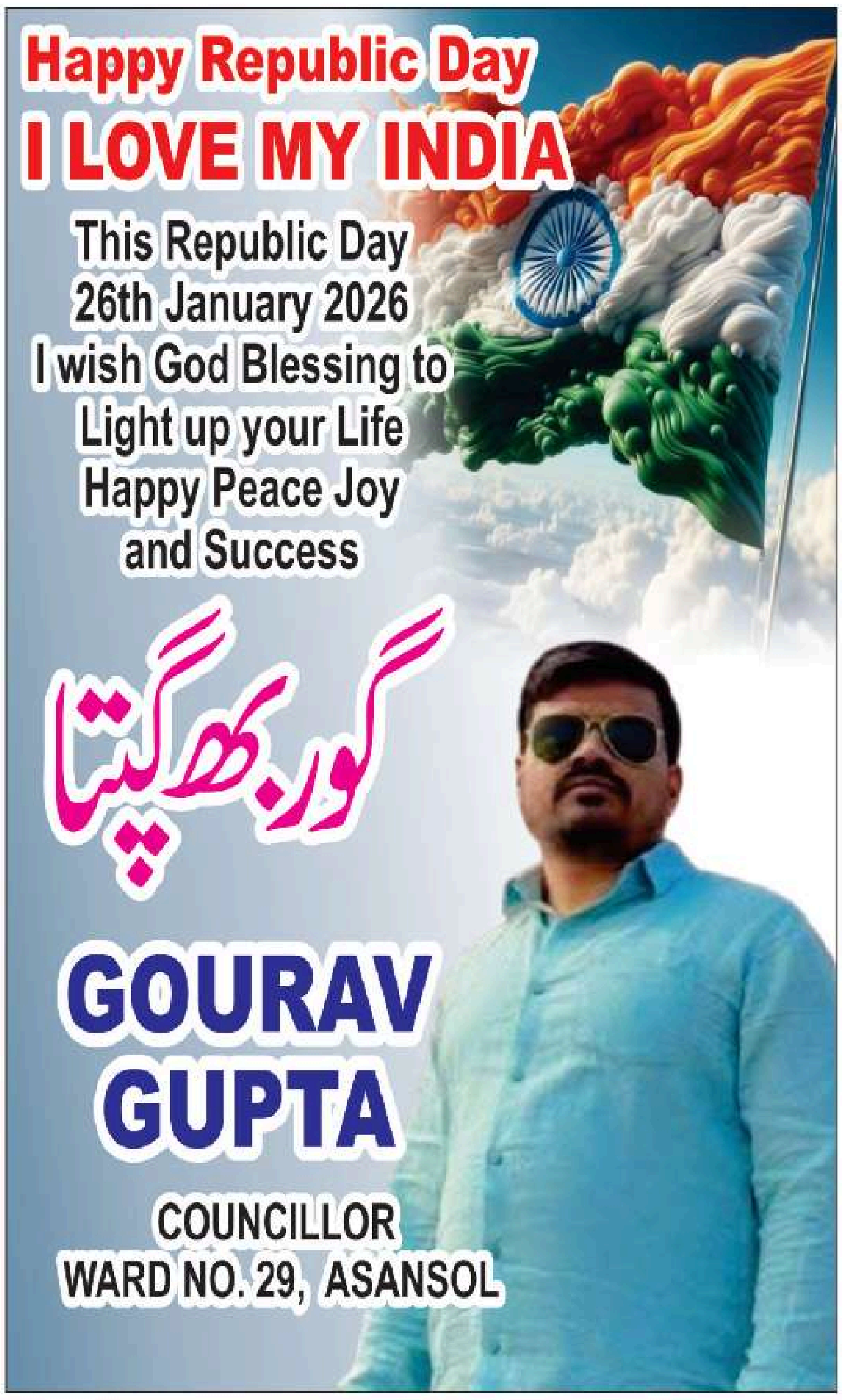

ایس آئی آر کی سماعتوں میں افراتفری، لمبی قطاریں، بزرگ بیمار

آسنسول: 25 جنوری، (عوامی نیوز سروس): ووٹر لسٹ کی اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) سے متعلق سماعت کا عمل ہر روز عوام کے لیے تکلیف کا باعث بنا رہا سلان پور بلاک ڈیولپمنٹ آفس میں ہوئی سماعت کے دوران صبح سے جمع لوگوں کو گھنٹوں لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑا افراتفری اور بدانتظامی کے باعث کئی ضعیف اور کمزور لوگ قطاروں میں کھڑے بیمار پڑ گئے جبکہ معذور افراد بغیر کسی خاص سہولت کے انتظار کرنے پر مجبور ہیں صبح سے ہی سلان پور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کے دفتر کے باہر لوگوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ سماعت کے لیے دور دراز علاقوں سے شہری اپنے کاغذات لے کر پہنچے تھے لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا گیا قطاریں لمبی ہوتی گئیں اور لوگوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے لگا چلچلاتی دھوپ اور بیٹھنے کے مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے بزرگوں کو سب سے زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ کئی بزرگ صبح سے ہی قطار میں کھڑے تھے طویل انتظار، گرمی اور تھکاوٹ کی وجہ سے کچھ بیمار ہو گئے جائے وقوعہ پر موجود لوگوں نے انہیں پانی پلایا اور بعض کو ابتدائی طبی امداد بھی دی گئی اس کے باوجود انتظامیہ نے کوئی متبادل حل فراہم نہیں کیا نہ کوئی انتظام کیا گیا اور نہ ہی بزرگوں کو کوئی الگ قطار یا ترجیح دی گئی سماعت کے لیے بلائے گئے معذور افراد نے بھی اپنے درد کا اظہار کیا ان کا کہنا تھا کہ چلنے کے قابل نہ ہونے کے باوجود انہیں عام قطار میں کھڑا ہونا پڑا کوئی خاص مدد یا سہولت فراہم نہیں کی گئی جس کی وجہ سے انہیں ذلت اور ذہنی دباؤ کا سامنا کرنا پڑا قطار میں کھڑے لوگوں میں سے ایک ریٹائرڈ کلرک نے بتایا کہ وہ 1990 سے لگاتار ووٹ ڈال رہے ہیں ان کے مطابق ان کے گنتی کے فارم میں کوئی غلطی نہیں تھی پھر بھی انہیں سماعت کے لیے بلایا گیا انہوں نے کہا کہ سمجھ سے بالاتر ہے کہ انہیں کیوں بلا کر ہراساں کیا جا رہا ہے۔

☆

کلٹی میں سیل گروتھ ورک کا یوم تاسیس منایا گیا

آسنسول:25 جنوری، (عوامی نیوز سروس): کلٹی سیل گروتھ ورکس مینجمنٹ، کلٹی کے ذریعہ سیل کا یوم تاسیس منایا گیا پروگرام کا آغاز ریلی سے ہوا جس میں تمام افسران اور ملازمین شامل تھے سیل انتظامیہ نے اس موقع پر ای ڈی الیون انیل کمار اور سی جی ایم الیون ایس گھوش کے درمیان کرکٹ مقابلے کا بھی اہتمام کیا ای ڈی الیون نے سی جی ایم الیون کو سات وکٹوں سے شکست دے کر شیلڈ پر قبضہ کیا ڈی این سنگھ کو میچ کا بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا ایم کے بھنگڑے کو بہترین باؤلر اور سری رام شیشادری کو بہترین بلے باز قرار دیا گیا۔ سیل گروتھ ورکرز کلٹی کے ای ڈی انیل کمار نے سیل کو شیلڈ پیش کی انہوں نے یوم تاسیس پر سب کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی ادارہ ایمانداری اور محنت سے ہی ترقی کرتا ہے جس میں ہر کوئی شریک ہوتا ہے کارخانے کے اندر ورک کلچر کو فروغ دینے کے لیے ایگزیکٹوز اور ورکرز کے درمیان ہم آہنگی ضروری ہے اس موقع پر سی جی ایم ایس گھوش اور اے جی ایم ایچ آر پرسنل زید عادل نے بھی خطاب کیا تقریب کے دوران ایس گھوش، سی جی ایم، سیل گروتھ ورکس، ایم کے بھنگڈے، اے ایس مہاور، ابھیجیت بیمن، کاشی ناتھ کیمکر، اوتاو مکھرجی، ایم کے رائے، ویراج سنگھ، اروپ مجمدار، بنود سنگھ، مانس مترا اور بہت سے دوسرے موجود تھے۔

ڈی ایس پی کے سابق ڈاکٹر کی گاڑی میں توڑ پھوڑ

آسنسول:25 جنوری، (عوامی نیوز سروس): نامعلوم بدمعاشوں نے گذشتہ رات دیر گئے شہر کے سٹی سنٹر علاقہ میں واقع سیل کو آپریٹیو کے متکنی ہزارہ بیٹھی میں ہلچل مچا دی بدمعاشوں نے درگاپور اسٹیل پلانٹ کے سابق ڈاکٹر (ڈی ایس پی) سمر جیت چودھری کی کھڑی کار کو نشانہ بنایا اور اس میں توڑ پھوڑ کی یہ واقعہ صبح اس وقت سامنے آیا جب ڈاکٹر چودھری نے جاگ کر دیکھا کہ ان کی گاڑی کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا اور گاڑی کے اندر رکھے اہم کاغذات سڑک پر بکھرے پڑے تھے اس واقعے کے بعد سابق ڈاکٹر اور ان کا خاندان شدید صدمے اور دہشت میں ہے انہوں نے فوری طور پر درگاپور پولیس اسٹیشن کے سٹی سینٹر چوکی میں تحریری شکایت درج کرائی ڈاکٹر چودھری نے پولیس انتظامیہ کی چوکسی پر سوال اٹھاتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا کہ علاقے میں سی سی ٹی وی کیمروں کی موجودگی کے باوجود مجرم اس طرح کی واردات کرنے کے بعد آسانی سے فرار ہونے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

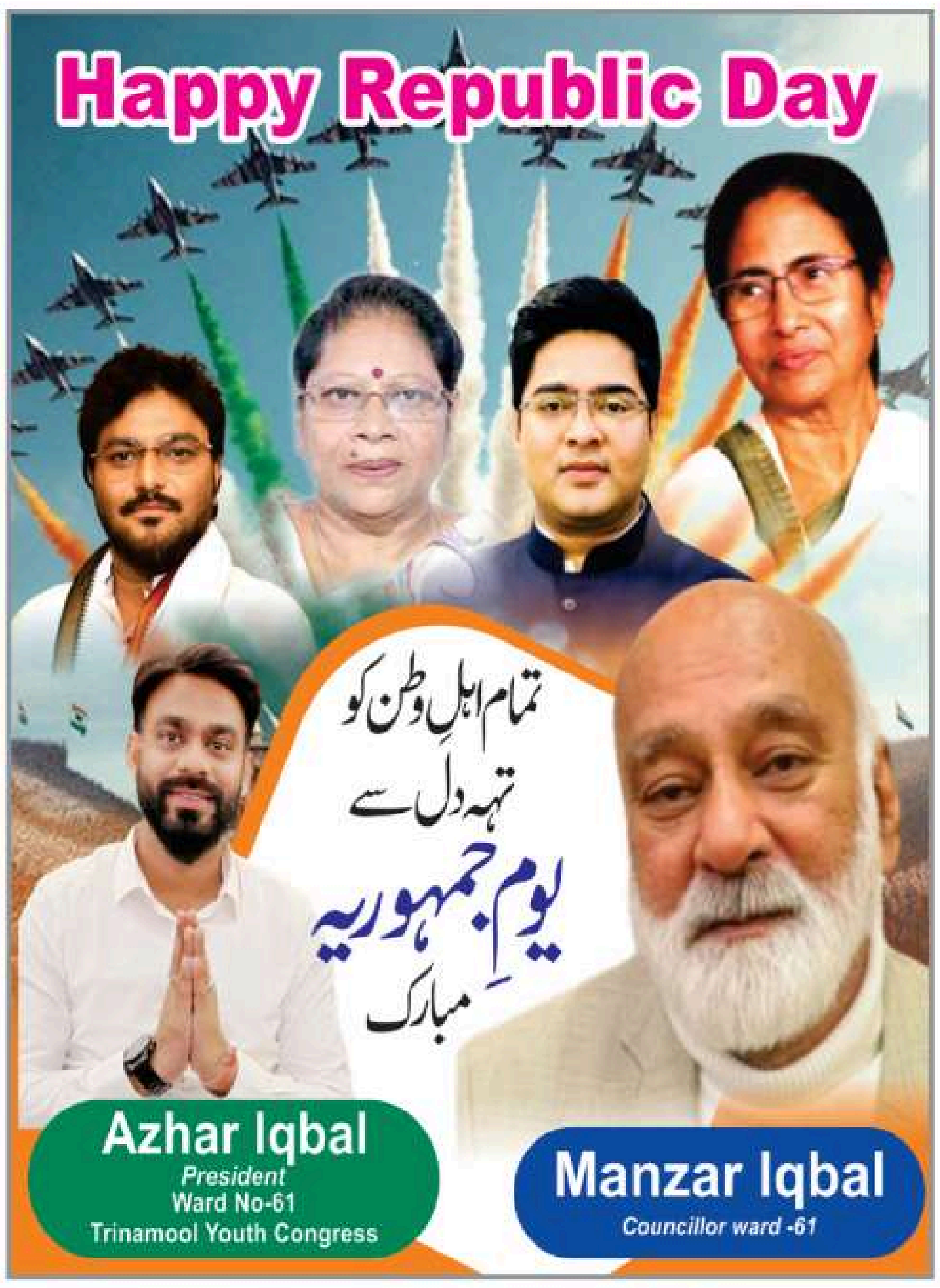

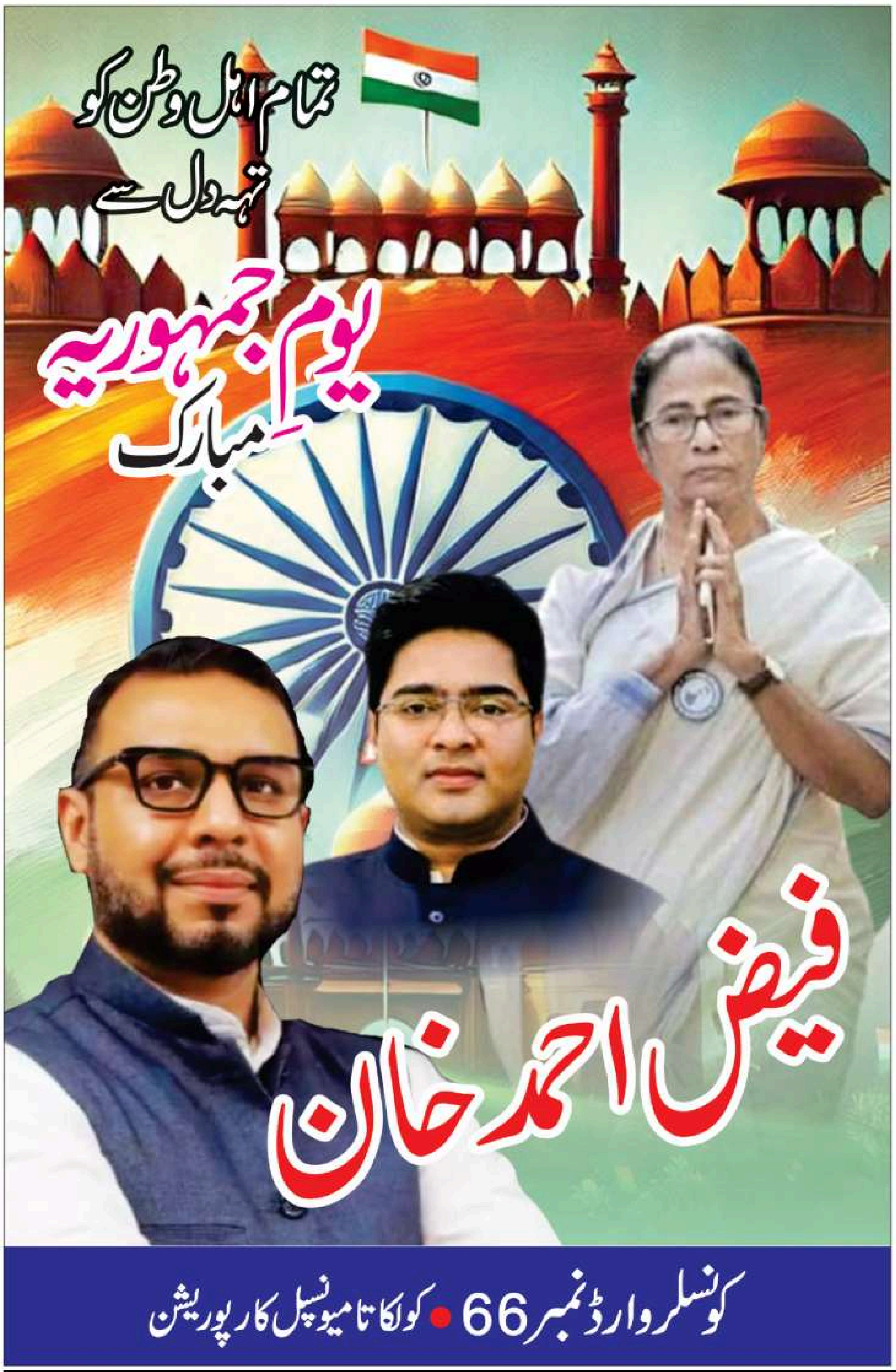

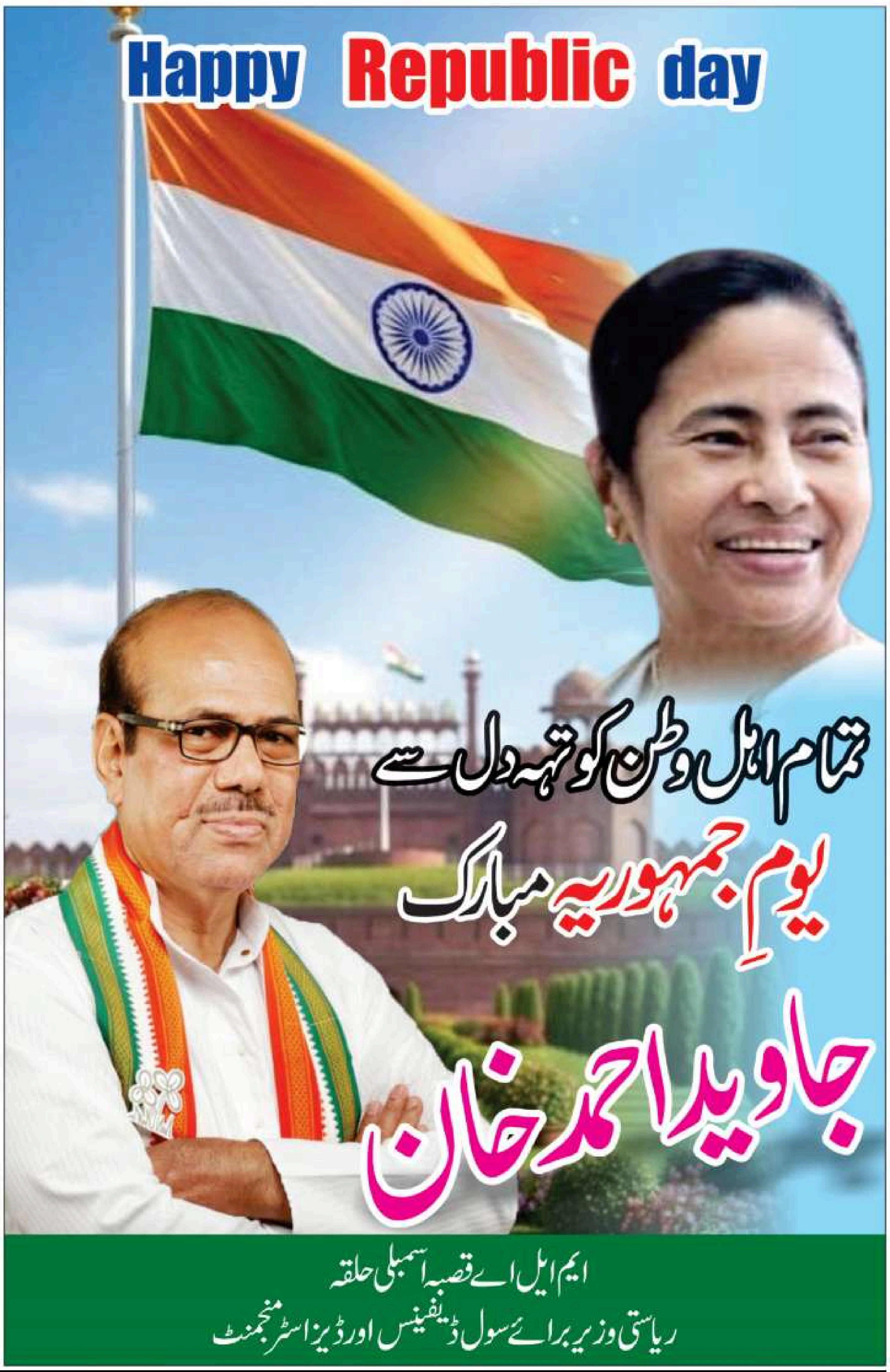

وارڈ 52 میں وزیر ملئے گھٹک کے ہاتھوں کمیونٹی شیڈ اور لائبریری کا افتتاح

آسنسول: 25 / جنوری،(عوامی نیوز سروس): آسنسول میونسپل کارپوریشن علاقے کے وارڈ نمبر 52 میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کی آمار دیر پاڑہ آمار دیر سمادھان یوجنا کے تحت ایک اہم عوامی فلاحی منصوبے کا افتتاح کیا گیا۔ اس اسکیم کے تحت وارڈ کے 50 بوتھ ایریا میں ایک نو تعمیر شدہ کمیونٹی شیڈ اور ایک پبلک لائبریری کو عوام کے لیے وقف کیا گیا تھا افتتاحی پروگرام کو مقامی باشندوں میں بڑے جوش وخروش اور اطمینان کے ساتھ نشان زد کیا گیا منعقدہ پروگرام میں ریاست کے قانون اور محنت کے وزیر ملئے گھٹک، آسنسول میونسپل کارپوریشن کمشنر ادیتی چودھری اور وارڈ نمبر 52 کی کونسلر موسمی بوس خصوصی طور پر موجود تھیں پروگرام کے دوران عوامی نمائندوں اور عہدیداروں نے شیڈ اور لائبریری کا افتتاح کیا۔ ریاست کے قانون اور محنت کے وزیر ملئے گھٹک نے اس پروجیکٹ کا افتتاح کیا اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کا مقصد ترقی کو صرف بڑے شہروں یا مرکزی علاقوں تک محدود نہیں کرنا ہے بلکہ ہر علاقے اور ہر محلے تک ترقی کی روشنی پہنچانا ہے یہ منصوبہ اسی سوچ کا نتیجہ ہے۔ میونسپل کارپوریشن کمشنر ادیتی چودھری نے کہا کہ اس طرح کے پروجیکٹوں سے شہر کے بنیادی ڈھانچے میں بہتری آئے گی۔ کمیونٹی کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سماجی اور تعلیمی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن ریاستی حکومت کی ہدایات کے مطابق ترقیاتی منصوبوں کو بروقت اور شفاف طریقے سے نافذ کر رہی ہیتا کہ عوام کو اسکیموں کا بھرپور فائدہ مل سکے۔

فرقہ وارانہ سازش کے خلاف ہماری تحریک ملک کے اتحاد کو جلا بخشے گی: نعمان اسفر خان

آسنسول: 25 / جنوری،(عوامی نیوز سروس): مذہبی اور لسانی اقلیتوں کی مشہور صوبائی تنظیم آواز نے ایس آئی آر، بنگلہ دیش، ہندوستان کے فرقہ وارانہ حالات پر آج آسنسول کے نیگھا کولکیری میں ایک زبردست احتجاجی میٹنگ کا کامیاب انعقاد کیا اس موقع پر مقررین نے ایس آئی آر کے پیٹرن کی سخت مخالفت کی اور اقلیتوں، پسماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں اور آدی باسیوں کو پریشان کرنے اور ان حق رائے دہندگی کے چھینے جانے کی سازش کے خلاف تمام طبقات کو متحدہ لڑائی میں شامل ہونے کی گزارش کی بنگلہ دیش کے حالات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بھارت کی مرکزی حکومت سے اس معاملے میں مداخلت کرنے اور اندرون ملک فرقہ پرستوں کو بھی لگام لگانے کی اہمیت پر زور دیا۔ ملک میں ہو رہے ماب لنچنگ پر مرکزی حکومت کی خاموشی پر گہرے تشویش کا اظہار کیا آواز پچھم بردوان ضلع کمیٹی کے فعال صدر ایڈووکیٹ پرشانت گھوش کی صدارت میں ہونے والی اس احتجاجی مظاہرے میں پروفیسر ارونا بھوواس گپتا، پروفیسر شیخ شمش الاضحیٰ، آواز کے ورکنگ صدر جناب محمد صلاح الدین، جموڑیہ میونسپلٹی کے سابق چیئرمین جناب تاپش کوی اور آواز ضلع کمیٹی کے متحرک سکریٹری جناب الحاج نعمان اسفر خان نے خطاب کیا اس موقع پر ایک سو ایک ضرورت مندوں کے درمیان کمبل کی صورت میں تحائف تقسیم کئے گئے تحائف تقسیم کرنے والوں میں آواز ضلع کمیٹی کے تمام فعال اراکین ندیم انجم خان، سابق کاؤنسلر محمد سلیم انصاری، ارشد صدیقی، چتر پاسوان، میر زاہد، محمد اصغر خان، الیاس راعین، محمد عرفان، محمد ظہیر، اشفاق عالم، محمد عمران خان عرف مانی کے علاوہ آسنسول میونسپل کارپوریشن کی کاؤنسلر محترمہ آمنہ خاتون، سابق کاؤنسلر رام کمار تونیا، سابق کاؤنسلر آرتی باوڑی، جناب سعید انصاری وغیرہ شخصیات شامل تھیں۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں جناب اصغر خان، کالی بنرجی، رام لکھن یادو، ترون چٹرجی، اتل داس گپتا، سید مجتبیٰ حسن رضوی، بمل باوڑی، ورندر مہتو، سیتل چکرورتی، محمد امجد حسین، دسترتھ پاسوان جیسے کارکنان نے اہم کردار ادا کیا۔

آسنسول ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے ضلع اسپتال کے مریضوں کے درمیان ڈرائی فوڈ تقسیم

آسنسول: 25 / جنوری،(عوامی نیوز سروس): آسنسول ہیلپ فاؤنڈیشن R.C.I روڈ، لال بنگلہ، شالی دھدکا آسنسول میں واقع اس تنظیم کی جانب سے ہمیشہ فلاحی کاموں کو انجام دیا جاتا ہے ضرورتمندوں کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے آج آسنسول ہیلپ فاؤنڈیشن کے جانب سے آسنسول ضلع اسپتال کے مریضوں کے درمیان ڈرائی فوڈ کی پیکٹ تقسیم کی گئی اس تنظیم کے سکریٹری آرین سنگھ نے بتایا کہ آج ہملوگ اپنی تنظیم آسنسول ہیلپ فاؤنڈیشن کے بینر تلے آسنسول ضلع اسپتال میں زیر علاج سینکڑوں مریضوں کے درمیان ڈرائی فوڈ تقسیم کی اور مریضوں کی عیادت بھی کی گئی آرین سنگھ نے کہا کہ ایک ہفتہ قبل میں اپنے ممبران کے ساتھ اسپتال کے سپر ٹنڈنٹ نکھل چندر داس سے ملاقات کی اور ایک تحریری پرمیشن لیٹر پیش کر کے ڈرائی فوڈ تقسیم کرنے کے لئے اجازت لی میں نیسپر ٹنڈنٹ سر سے کہا کہ میں آسنسول ہیلپ فاؤنڈیشن کا سکریٹری اپنی تنظیم کی جانب سے آپ کے اسپتال میں غریب اور نادار مریضوں کو کھانا اور ضروری اشیاء فراہم کرنا چاہتا ہوں جو طویل بیماری کی وجہ سے شدید مشکلات کا شکار ہیں اور اسپتال میں زیر علاج ہیں ہمارا مقصد ان کے علاج کے دوران ضرورت مندوں کی مدد کرنا ہے ہم شکر گزار ہوں گے اگر آپ تقسیم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں آرین سنگھ سکریٹری نے کہا کہ سپر ٹنڈنٹ سر نے ہماری ہیلپ فاؤنڈیشن کی سراہنا کی اور بخوشی فوڈ تقسیم کرنے کی اجازت دیدی انکی اجازت ملنے پر اج ہملوگ پورے ممبران ڈرائی فوڈ کی پیکٹ تیار کر کے اسپتال لائے اور فوڈ کو تقسیم کر دیا آرین سنگھ نے اسپتال کے سپر ٹنڈنٹ نکھل چندر داس کا شکریہ ادا کیا اور اسپتال کے اسٹاف کے تعاون کی ستائش کی۔

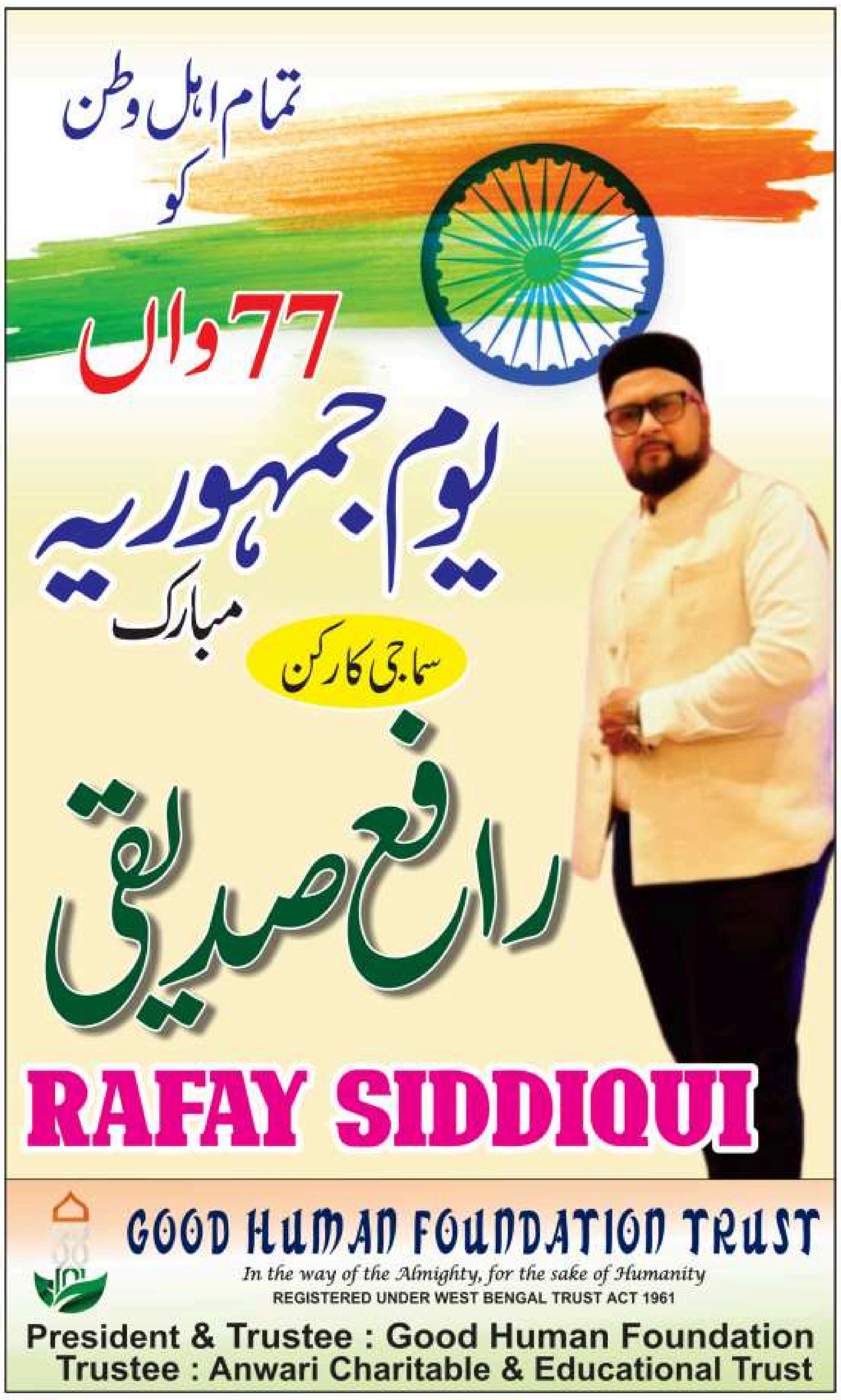

آپ سبھوں کو
تہہ دل سے
یوم جمہوریہ
مبارک ہو
اَمِت بھڑ®
تال مصری
خاندانی
روایت
کی پیداوار
پورے
خاندان
کا بھروسہ
অমিত ভড়ের
তালমিছরি
প্রস্তুতকারক :
অমিত ভড় এন্ড সন্স, কলকাতা
آسنسول کیلئے ڈسٹری بیوٹر کی ضرورت ہے
Mobile: 8910532083 - 7278434606

’بنگلہ دیش کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے‘، اب پاکستان کرکٹ بورڈ نے اٹھائی آواز، ٹورنامنٹ کے بائیکاٹ کا اندیشہ!

25 /جنوری: آئی سی سی نے بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کے مطالبات کو مسترد کرتے ہوئے اسے ’ٹی-20 عالمی کپ 2026‘ سے باہر کا راستہ دکھا دیا ہے۔ بنگلہ دیش کی جگہ اسکاٹ لینڈ کی ٹورنامنٹ میں انٹری ہوگئی ہے، لیکن اب پاکستان نے اس فیصلہ کے خلاف اپنی آواز بلند کی ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین محسن نقوی نے آئی سی سی کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ پاکستان میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے محسن نقوی نے کہا کہ بنگلہ دیش کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے اور آئی سی سی کو دوہرا پیمانہ نہیں اختیار کرنا چاہیے تھا۔ محسن نقوی نے بتایا کہ انھوں نے بی سی بی کا معاملہ آئی سی سی بورڈ میٹنگ کے دوران بھی اٹھایا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ”میں نے آئی سی سی کی میٹنگ میں صاف لفظوں میں کہا تھا کہ آپ دوہرا پیمانہ نہیں اختیار کر سکتے۔ ایک ملک کے لیے ایک فیصلہ، اور دوسرے کے لیے دوسرا فیصلہ نہیں ہو سکتا۔“ انھوں نے زور دیتے ہوئے کہا کہ بنگلہ دیش کو ہر حال میں عالمی کپ کھیلنا چاہیے، کیونکہ وہ ٹورنامنٹ کا ایک بڑا اور اہم اسٹیک ہولڈر ہے۔ پی سی بی چیف کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش اور پاکستان دونوں آئی سی سی کے یکساں اراکین ہیں، اور ان کے ساتھ الگ الگ سلوک نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اگر پاکستان کے معاملہ میں ہندوستان کو ترجیح دی گئی ہے، تو بنگلہ دیش کے معاملہ میں بھی وہی رویہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ کوئی ایک ملک دوسرے ملک پر اپنا فیصلہ نہیں تھوپ سکتا۔

محسن نقوی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اگر موجودہ حالات میں پاکستان اپنے رخ پر مضبوطی کے ساتھ کھڑا رہے گا۔ ایک ملک قطعی دوسرے ملک کو ہدایت نہیں دے سکتا، اگر ایسا ہوا تو پاکستان اپنے موقف پر قائم رہے گا۔ پی سی بی چیف نے اس معاملہ میں حکومت پاکستان کے کردار کو بہت اہم قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ اگر حکومت پاکستان کہتی ہے کہ ٹیم عالمی کپ نہیں کھیلے گی، تو آئی سی سی کو 22 ویں ٹیم کو شامل کرنے پر غور کرنا چاہیے۔ انھوں نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ فیصلہ (پاکستانی ٹیم عالمی کپ کھیلے گی یا نہیں) پاکستان حکومت کا ہوگا، اور آخری فیصلہ بھی حکومت ہی لے گی۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ”پاکستان کے پاس ہر حالت سے نمٹنے کے لیے کئی متبادل موجود ہیں۔ ہمارے پاس پلان اے، پلان بی، پلان سی، اور پلان ڈی ہیں، اس لیے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔“ واضح الفاظ میں محسن نقوی نے یہ بھی کہا کہ انھیں آئی سی سی سے زیادہ حکومت پاکستان پر بھروسہ ہے۔

محسن نقوی کے مذکورہ بالا بیانات کے بعد بین الاقوامی کرکٹ میں ایک نئی بحث شروع ہوگئی ہے۔ بنگلہ دیش کے عالمی کپ مستقبل، آئی سی سی کی غیر جانبداری اور رکن ممالک کے حقوق سے متعلق بھی مباحثے شروع ہو گئے ہیں۔ آئندہ دنوں میں اس معاملہ پر آئی سی سی اور متعلقہ ممالک کے ردعمل پر بھی کی نظریں مرکوز رہیں گی۔

ٹی 20 ورلڈ کپ کا بائیکاٹ کیا تو آئی سی سی پاکستان پر سخت پابندیاں لگا سکتا ہے

25 /جنوری: بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر پاکستان نے بنگلہ دیش کی حمایت میں ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2026 سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا تو اس کے خلاف انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) سنگین کارروائی کر سکتا ہے۔ سیکیورٹی خدشات کے پیش نظر بھارت کی سرزمین پر کھیلنے سے انکار کرنے والی بنگلہ دیشی کرکٹ ٹیم کو پہلے ہی عالمی کپ سے خارج کر کے اس کی جگہ اسکاٹ لینڈ کو میگا ایونٹ کا حصہ بنا لیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ آئی سی سی پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین محسن نقوی کے حالیہ تبصروں سے ناخوش ہے جنہوں نے بنگلہ دیشی موقف کی کھل کر حمایت کی۔ آئی سی سی بورڈ کے حالیہ اجلاس میں پاکستان بنگلہ دیش کے حق میں ووٹ دینے والا واحد رکن ملک تھا۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ آئی سی سی پہلے ہی پاکستان کے موقف کا نوٹس لے چکا ہے اور پاکستان پر سخت پابندیاں عائد کر سکتا ہے جس میں اس کی تمام دو طرفہ سیریز کی معطلی، پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) کے لیے غیر ملکی کھلاڑیوں کو نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (این او سی) دینے سے انکار اور ایشیا کپ سے اخراج شامل ہے۔

’مجھے اپنی ٹیم میں جرأت پسند ہے‘، اے ایف سی ایشین کپ سے قبل ہندوستانی خاتون فٹبال ٹیم کی نئی کوچ امیلیا کا بیان

25 /جنوری: نیلی شیرنی، یعنی ہندوستان کی سینئر خواتین فٹبال ٹیم کے گرد ایک نئی جوش وخروش کی فضا ہے۔ یہ ٹیم مارچ میں آسٹریلیا میں ہونے والے اے ایف سی ویمنس ایشیا کپ کی تیاری کے لیے فی الوقت ترکی میں تربیتی وایکسپوژر دورے پر ہے۔ اس جوش کی بڑی وجہ سابقہ 2 فیفا ویمنس عالمی کپ میں کوسٹاریکا کی کوچ رہنے والی پُرعزم امیلیا والورڈے کی مختصر مدت کے لیے بطور سرپرست آمد ہے۔ امیلیا کا کہنا ہے کہ ”مجھے اپنی ٹیم میں جرأت پسند ہے۔“ یہ وہ خوبی ہے جو امیلیا اپنی نئی شاگردوں میں بھرپور طور پر دیکھنا چاہتی ہیں، کیونکہ براعظم میں ہونے والے ٹورنامنٹس میں وہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر کھیلتے ہوئے پہلی بار 2027 کے فیفا ویمنس عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کرنے کی کوشش کریں گی۔ قومی فیڈریشن نے کوچ کو مکمل سہولت فراہم کرتے ہوئے اپنا معاون عملہ بھی مہیا کیا ہے، جن میں گول کیپنگ کوچ ایلی آویلا اور اسٹرینتھ وکنڈیشننگ کوچ خوسے سانچیز شامل ہیں۔ اے آئی ایف ایف ڈاٹ کام سے گفتگو کرتے ہوئے 39 سالہ امیلیا نے بتایا کہ انہیں شمالی امریکہ سے باہر اپنی پہلی ذمہ داری قبول کرنے کی ترغیب کس بات نے دی۔ وہ کہتی ہیں کہ ”جب ہم چیلنج کے تناظر میں حوصلہ افزائی کی بات کرتے ہیں تو یہ سمجھنا بہت ضروری ہے کہ ایک نئی کنفیڈریشن کی ٹیم کے ساتھ عالمی کپ کے لیے کوالیفائی کرنے کا موقع کیا معنی رکھتا ہے۔ یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے۔“ وہ مزید کہتی ہیں کہ ”ہندوستان میں خواتین فٹبال میں اہم کام ہو رہا ہے اور ہمیں ایشین کپ کے لیے کوالیفائی کیے ہوئے 20 برس سے زیادہ ہو چکے ہیں۔ اب ہمارے پاس پہلی بار عالمی کپ تک پہنچنے کا موقع ہے۔“

اپنے وطن میں محض 23 برس کی عمر میں کوچنگ کیریئر شروع کرنے والی امیلیا نے تیزی سے ترقی کی ہے اور 4 برس کے اندر اندر مونٹریال کے اولمپک اسٹیڈیم میں ڈگ آؤٹ میں نظر آئیں، جہاں انہوں نے 2015 میں اپنے ملک کی جانب سے پہلی فیفا ویمنس عالمی کپ میچ میں قیادت کی۔ اسپین کے خلاف میچ 1-1 سے برابر رہا۔ کوسٹاریکا کی پہلی خاتون ہیڈ کوچ کے طور پر یہ ایک قابل تحسین کارنامہ تھا۔ وہ 2023 کے عالمی کپ (آسٹریلیا و نیوزی لینڈ) کے لیے کوالیفکیشن کے وقت بھی ٹیم کی ذمہ داری سنبھالتی رہیں۔

امیلیا سے جب پوچھا گیا کہ 2025 کے مایوس کن سال کے باوجود اے ایف سی کے شوپیس ایونٹ کے لیے کوالیفائی کر کے ہندوستانی فٹبال کو چند روشن پہلو دینے والی اس ٹیم کے ساتھ ان کے ابتدائی دن کیسے رہے؟ تو وہ کہتی ہیں کہ ”یہ ایک نہایت باوقار گروپ ہے، اور صاف نظر آتا ہے کہ یہ پہلے سے مل کر کام کر رہا ہے۔“

शिक्षा मंत्रालय
भारत सरकार
MINISTRY OF EDUCATION
Government of India

77 واں یوم جمہوریہ مبارک

NCPUL

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، حکومت ہند کی سرگرمیاں اور حصولیابیاں
(2014-15 تا 2025-26)

- عالمی کانفرنس / قومی سمینار و کانفرنس
  7 عالمی کانفرنس اور 125 قومی سمینار / کانفرنس کا انعقاد
- CABA-MDTP میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
  28 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 603 مراکز، 303972 تربیت یافتہ طلبا
- اردو کیلی گرافی اور گرافک ڈیزائن میں دو سالہ ڈپلوما کورس
  18 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 73 مراکز، 34,853 تربیت یافتہ طلبا
- اردو زبان میں ایک سالہ ڈپلوما کورس
  26 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 993 مراکز
  7,05,399 تربیت یافتہ طلبا
- فنکشنل عربک میں دو سالہ ڈپلوما کورس
  25 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 497 مراکز، 3,21,942 تربیت یافتہ طلبا
- بک پروموشن / ایگزیبیشن موبائل وین
  بیرون ممالک 05 بین الاقوامی کتاب میلوں میں شرکت
  13 قومی کتاب میلوں کا انعقاد اور 194 کتاب میلوں میں شرکت / موبائل وین کے ذریعے کتابوں کی نمائش
- عربی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
  25 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 501 مراکز
  3,07,732 تربیت یافتہ طلبا
- فارسی میں ایک سالہ سرٹیفکیٹ کورس
  24 ریاستوں / یونین ٹیریٹریز میں 119 مراکز
  47,045 تربیت یافتہ طلبا
- پیپر میشی میں چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس
  جموں و کشمیر میں 6 مراکز، 1,280 تربیت یافتہ طلبا
- 549 کتابوں اور رسائل کی اشاعت
- 2256 سمینار / لیکچر سیریز کے لیے مالی تعاون
- 3722 کتابوں اور رسائل کی تھوک خریداری
- 1928 مسودات کی اشاعت کے لیے مالی تعاون
- 357 پروجیکٹ کے لیے مالی تعاون
- اردو پریس پروموشن کے تحت
  11234 اخبارات / رسائل کو مالی تعاون
- ٹی وی پر اردو دنیا کے 375 ایپی سوڈ کا ٹیلی کاسٹ

राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद् | قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
National Council for Promotion of Urdu Language
Department of Higher Education, M/o Education, Govt. of India.
Farogh-e-Urdu Bhawan, FC-33/9, Institutional Area, Jasola, New Delhi-110025
011-35151992, 35152081 www.urducouncil.nic.in director@ncpul.in @nationalcouncilforpromotionofurdulanguage @ncpuldelhi

DEVELOPED BY
next GENERATION

The Eco Palace
THE ADRESS OF YOUR DREAM RESIDENCE IN NEWTOWN

Happy Republic Day

10 TOWERS | 220+ FLATS
2+ Acres Land Area
50% OPEN SPACE

- سوئمنگ پل
- کلب ہاؤس، جیم
- چلڈرن پارک
- لیڈیز پارک
- سینئر سیٹیزن پارک

اور ان کے علاوہ دیگر سہولتیں بھی

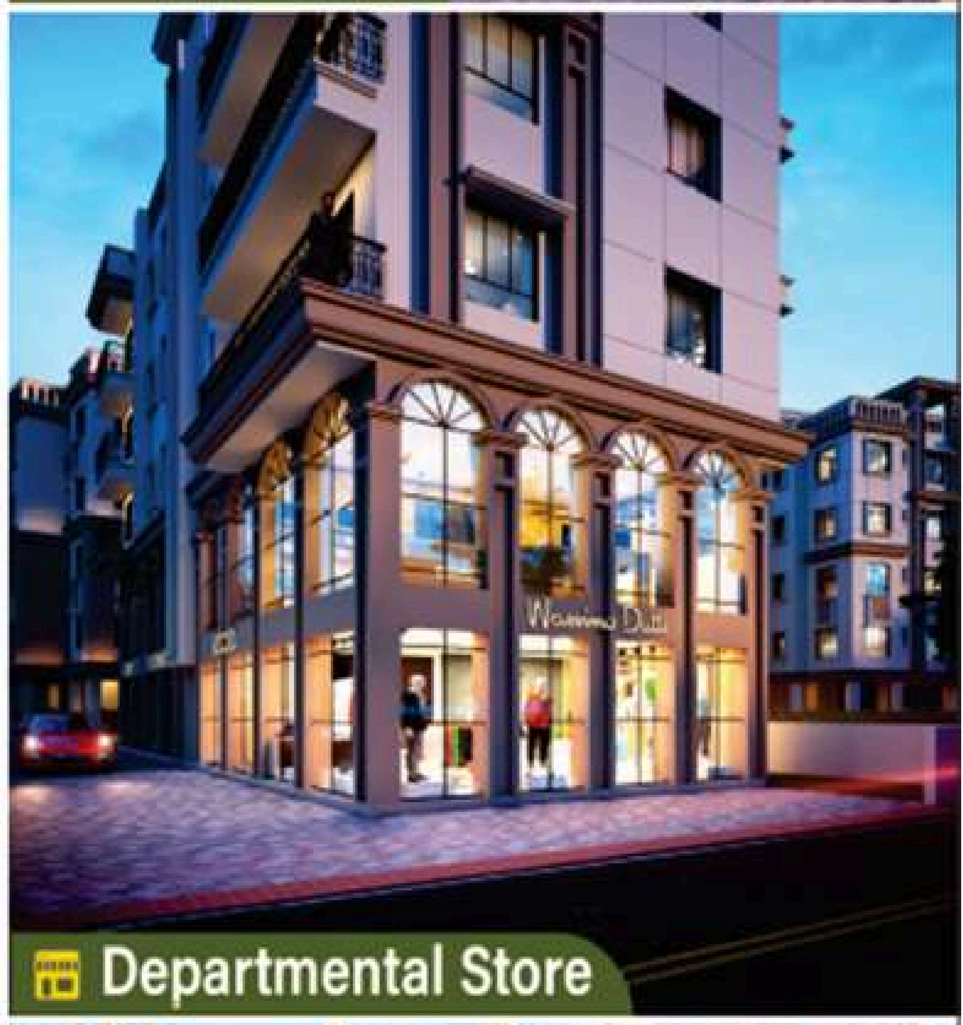

سبھی بوکنگ کیلئے براہ راست رابطہ کریں
6289201625
www.rera.wb.gov.in
WBRERA/P/NOR/2025/002773
WBRERA/P/NOR/2025/003041
RERA APPROVED
بالی گڑھ، یونیٹیک آئیٹ لوٹ، ایکشن ایریا-II، نیوٹاؤن، کولکاتا-700156

میٹرو اسٹیشن سے پیدل کی دوری ECO SPACE, گیتانجلی DLF-2, TCS

700m Candor TechSpace
850m Tata Consultancy Services
1.2 Km Tata Medical Center
1.2 Km Tata Consultancy Services
2 Km Biswabangla Gate
2.2 Km Eco Space

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30 ،چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804